Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

12-ذوالقعدہ 1436 ہجری قمری　27-ظہور 1394 ہش　27-اگست 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

- منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے ایک جوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اوّل درجہ کے دوستوں سے ہے۔
- میاں عبد الحق باوجود اپنے افلاس اور کمی مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للہ خدمت کرتا رہتا ہے۔
- شیخ رحمت اللہ جوان صالح یکرنگ آدمی ہے ان کی مزاج میں غربت اور ادب بھی از حد ہے اور اُن کے بشرہ سے علامات سعادت ظاہر ہیں۔
- بابو کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کلرک راجپورہ ریاست پٹیالہ متانت شعار مخلص آدمی ہیں نہایت اخلاص اور محبت سے ایک روپیہ ماہواری بھیجتے رہتے ہیں۔
- مولوی عبد القادر جوان صالح متقی مستقیم الاحوال ہے۔ ابتلا کے وقت جو علماء میں بباعث نافہمی اور غلبہ سوء ظن ایک طوفان کی طرح اُٹھا مولوی صاحب کی بہت استقامت ظاہر ہوئی اور اوّل المومنین میں وہ داخل رہے بلکہ دعوت حق کرتے رہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حبّی فی اللہ منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے۔ یہ ایک جوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اوّل درجہ کے دوستوں سے ہے۔ اُن کے چہرے پر ہی علامات غربت و بے نفسی و اخلاص ظاہر ہیں۔ کسی ابتلاء کے وقت میں نے اس دوست کو متزلزل نہیں پایا اور جس روز سے ارادت کے ساتھ انہوں نے میری طرف رجوع کیا اس ارادت میں قبض اور افسردگی نہیں بلکہ روز افزوں ہے۔ وہ دو روپیہ چندہ اس سلسلہ کے لئے دیتے ہیں۔ **جزاھم اللہ خیر الجزاء۔**

حبّی فی اللہ میاں عبد الحق خلف عبد السمیع۔ یہ ایک اول درجہ کا مخلص اور سچا ہمدرد اور محض للہ محبت رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتداء سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ تکبّر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کا عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں **فَطُوۡبٰی لِلۡغُرَبَاءِ**۔ میاں عبد الحق باوجود اپنے افلاس اور کمی مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للہ خدمت کرتا رہتا ہے اور اس کی یہ خدمات اس آیت کا مصداق اس کو ٹھہرا رہی ہیں **وَیُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ وَلَوۡ کَانَ بِہِمۡ خَصَاصَۃٌ**۔

حبّی فی اللہ شیخ رحمت اللہ صاحب گجراتی۔ شیخ رحمت اللہ جوان صالح یکرنگ آدمی ہے۔ اِن میں فطرتی طور پر مادہ اطاعت اور اخلاص اور حسن ظن اس قدر ہے جس کی برکت سے وہ بہت سی ترقیات اس راہ میں کر سکتے ہیں۔ اُن کی مزاج میں غربت اور ادب بھی از حد ہے اور اُن کے بشرہ سے علامات سعادت ظاہر ہیں۔ حتی الوسع وہ خدمات میں لگے رہتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کشاکش مکروہات سے انہیں بچا کر اپنی محبت کی حلاوت سے حصہ وافر بخشے۔ آمین ثم آمین۔

حبّی فی اللہ بابو کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کلرک راجپورہ ریاست پٹیالہ۔ بابو صاحب متانت شعار مخلص آدمی ہیں وہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ آپ کے رسالوں کے پڑھنے کے بعد بعض علماء طرح طرح کے توہمات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ مگر الحمد للہ میرے دل میں ایک ذرّہ بھی شک راہ نہیں پایا۔ سو میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسے طوفان کے وقت میں شکوک اور شبہات سے بچنا بشر کے اختیار میں نہیں۔ میری تنخواہ بہت کم ہے۔ مگر تاہم کم سے کم ایک روپیہ ماہواری آپ کے سلسلہ کی امداد کے لئے بھیجا کرونگا۔ کیونکہ تھوڑی خدمت میں بھی شریک ہو جانا بکلی محروم رہنے سے بہتر ہے۔ فقط۔ سو بابو صاحب نہایت اخلاص اور محبت سے ایک روپیہ ماہواری بھیجتے رہتے ہیں۔ **جزاھم اللہ خیر الجزاء۔**

حبّی فی اللہ مولوی عبد القادر جمالپوری۔ مولوی عبد القادر جوان صالح متقی مستقیم الاحوال ہے۔ اس ابتلا کے وقت جو علماء میں بباعث نافہمی اور غلبہ سوء ظن ایک طوفان کی طرح اُٹھا مولوی صاحب کی بہت استقامت ظاہر ہوئی اور اوّل المومنین میں وہ داخل رہے بلکہ دعوت حق کرتے رہے۔ ان کا گذارہ ایک تھوڑی سی تنخواہ پر ہے تاہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے ۲/۶ پائی وہ ماہواری دیتے ہیں۔ (ازالہ اوہام رُوحانی خزائن جلد 3 صفحہ 536 تا 538)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہا ہے۔ لیکن اس فضل کو دائمی کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مرجائیں گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 رجولائی 2015 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال 9 رفروری 1908 کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ (زینب کو ہلاک مت کرو) حضرت مصلح موعودؓ نے اس الہام کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کی واقعاتی وضاحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ’’1908ء کے شروع میں حافظ احمد اللہ خان صاحب مرحوم کی دولڑکیوں کی شادی کی تجویز ہوئی جن میں سے بڑی کا نام زینب اور چھوٹی کا نام کلثوم تھا۔ زینب کے متعلق اور بھی بعض لوگوں کی خواہش تھی۔ (ان کا ایک رشتہ شیخ عبدالرحمن مصری سے بھی آیا ہوا تھا۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی شادی مصری صاحب سے ناپسند کی (کہ زینب کی شادی اس سے نہ ہو۔) لیکن آپ کی عادت یہ نہیں تھی کہ بہت زیادہ زور دیں۔ آپ نے زور نہیں دیا۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کہ لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ کہ زینب کو ہلاک مت کرو۔ حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے دوسرے شخص کو کسی نہ کسی وجہ سے ناپسند کیا اور یہ خیال کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشورہ غلط ہے وہاں شادی نہ کی جائے بلکہ مصری صاحب سے شادی کی جائے اور خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے کو الہام نے ردّ کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ الہام 9 رفروری 1908ء کو ہوا اور 17 رفروری 1908ء کو شیخ مصری صاحب کا نکاح زینب سے کر دیا گیا۔

سوال اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو یہ مشورہ دیا تھا کہ تم شیخ مصری صاحب سے زینب کی شادی نہ کرو؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو یہی مشورہ دیا تھا۔ چنانچہ جب مصری صاحب جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں تو (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) پیر منظور محمد صاحب نے مجھے کہلا بھیجا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو کہا تھا کہ شیخ عبدالرحمن صاحب سے شادی نہ کی جائے۔

سوال شیخ عبدالرحمن مصری صاحب کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مصری صاحب کے بارے میں بہت سوں کو نہیں پتا ہوگا کہ یہ کون تھے اور ان کا کیا قصہ ہے۔ یہ تاریخ کا بھی ایک حصہ ہے اس لئے تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں۔ شیخ عبدالرحمن مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی جیسا کہ ظاہر ہے۔ پڑھے لکھے تھے۔ پھر یہ مصر گئے اور ان کو مصر بھیجنے کا خرچ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے دیا۔ مصر جانا جہاں ان کے لئے دوسرے فوائد کا باعث بنا وہاں مصر جانے کی وجہ سے شیخ مصری کہلانے کا بھی ذریعہ بنا۔ اس وجہ سے ان کو شیخ مصری کہا جاتا تھا۔

سوال حضور انور نے حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طبیعت کی جلد بازی کے متعلق کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود پھر ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب کی طبیعت ایسی تھی کہ ان کی طبیعت میں بڑی جلد بازی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بسراواں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے (سیر کے دوران) فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اور بندے کے کلام میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنا ایک الہام سنایا اور فرمایا دیکھو یہ بھی ایک الہام ہے اور اس کے مقابل پر حریری کا بھی کلام موجود ہے۔ (یہ ایک لکھنے والا تھا۔) مولوی محمد احسن صاحب نے بات کا آخری حصہ غور سے نہ سنا اور الہام کے متعلق خیال کر لیا کہ یہ حریری کا کلام ہے۔ اور کہنے لگے بالکل لغو ہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا الہام ہے تو مولوی صاحب فوراً کہنے لگے سبحان اللہ! کیا ہی عمدہ کلام ہے۔‘‘

سوال موجودہ اور آئندہ مخالفتوں کے انجام اور جماعتی ترقی کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے خلافت ثانیہ کے دور میں اندرونی اور بیرونی مخالفتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے مخالفت چل رہی ہے لیکن جماعت ترقی کر رہی ہے بلکہ آج تک بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف سازشوں اور مخالفتوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن اللہ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جماعت کانٹوں پر گزرتی ہوئی اپنی حیثیت کو پہنچی ہے اور یہ بات بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہا ہے۔ لیکن اس فضل کو دائمی کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔ اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مرجائیں گی۔

سوال حضور انور نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی خدمات اور مسیح موعودؑ سے محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا۔ نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی، نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ۔ کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اِس وقت جتنے کام تمام محکمے (جماعتی ادارے) کر رہے ہیں یہ سب وہ اکیلے (کیا) کرتے تھے حالانکہ گزارے کی کوئی صورت نہ تھی اور یہ بھی وادیٔ غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے۔‘‘

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے خاص عشق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی آپ سے ویسی ہی محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا طریق تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ بیٹھ کر باتیں کرتے۔ لیکن مولوی صاحب کی وفات کے بعد آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور اب بیٹھتے نہیں؟ تو فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی جگہ کو خالی دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ کون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو حیّ اور دوبارہ زندگی دینے والا یقین کرتا ہو۔ پس یہ یکطرفہ عشق نہیں تھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کپورتھلہ کی جماعت کو کیا تحریر لکھ کر دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کپورتھلہ کی جماعت کے اخلاص کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قدر تعریف فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جو انہوں نے (یعنی جماعت نے) رکھی ہوئی ہے کہ اس جماعت نے ایسا اخلاص دکھایا ہے کہ یہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

سوال ایک عرب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کیا کہ آپ قرآن مجید کا ’’ق‘‘ بھی صحیح طرح سے ادا نہیں کر سکتے تو اس کی تفسیر آپ نے کیا کرنی ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ صاحب سے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس یہی ہتھیار ہے اگر ان ہتھیاروں سے بھی یہ کام نہ لیں تو بتلائیں یہ اور کیا کریں۔ اگر آپ یہی امید رکھتے ہیں کہ یہ بھی دلائل سے بات کریں اور صداقت کی باتیں ان کے منہ سے نکلیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو مجھے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا مجھے بھیجنا ہی بتا رہا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا مجھے بھیجنا ہی بتا رہا ہے) کہ ان لوگوں کے پاس صداقت نہیں رہی۔ یہی اوچھے ہتھیار ان کے پاس ہیں اور (صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ) آپ چاہتے ہیں کہ یہ ان ہتھیاروں کو بھی استعمال نہ کریں۔ ایک جگہ ’’ض‘‘ کی ادائیگی کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے، اور جگہ بھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک ہی موقع پر ’’ق‘‘ اور ’’ض‘‘ دونوں کی ادائیگی کے بارے میں اس نے کہا ہو کیونکہ دونوں جگہ پے حوالے تقریباً ایک طرح کے ہی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ’’ض‘‘ کے حوالے سے واقعہ بیان کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ ’’ض‘‘ لفظ ہماری طرح کوئی ادا نہیں کر سکتا جب پتا ہے کہ کوئی اور نہیں کر سکتا تو پھر اعتراض کیسا؟

سوال حضور انور نے مخالفین احمدیت کے ہنسی ٹھٹھے اور تمسخر پر ہمیں کیا ردّ عمل ظاہر کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں - ناقل) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں لکھا ہے کہ میرے پاس دشمنوں کی گالیوں کے کئی تھیلے جمع ہیں۔ پھر صرف ان میں گالیاں نہیں ہوتی تھیں بلکہ واقعات کے طور پر جھوٹے اتہامات اور ناجائز تعلقات کا ذکر ہوتا تھا۔ پس ایسی باتوں سے گھبرانا بہت نادانی ہے۔ یہ باتیں تو ہمارے تقویٰ کو مکمل کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان میں ناراضگی اور جوش کی کون سی بات ہے۔ آخر برتن کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہی اس میں سے ٹپکتا ہے۔ دشمن کے دل میں چونکہ گند ہے اس لئے گند ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم نیکی اور تقویٰ پر زیادہ سے زیادہ قائم ہوتے چلے جائیں اور اپنے اخلاق کو درست رکھیں۔ اگر دشمن کسی مجلس میں ہنسی اور تمسخر سے پیش آتا ہے تو پھر تم اس مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ۔ یہی خدا کا حکم ہے۔

سوال صلحاء و انبیاء کے مزاروں پر جا کر ہمیں کس رنگ میں دُعا کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ مردہ کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ہمیں کوئی چیز دے گا۔ یہ امر صریح ناجائز ہے اور اسلام اسے حرام قرار دیتا ہے۔ باقی رہا اس کا یہ حصہ کہ ایسے مقامات پر جانے سے رقّت پیدا ہوتی ہے یا یہ حصہ کہ انسان ان وعدوں کو یاد دلا کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کئے ہوں دعا کرے کہ الٰہی اب ہمارے وجود میں تُو ان وعدوں کو پورا فرما۔ یہ نہ صرف ناجائز نہیں بلکہ ایک روحانی حقیقت ہے اور مومن کا فرض ہے کہ وہ برکت کے ایسے مقامات سے فائدہ اٹھائے۔ مثلاً جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کے لئے جائیں تو ہم اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ تیرا یہ وعدہ تھا کہ میں اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کروں گا۔ تیرا وعدہ تھا کہ میں اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘ پس اس کو تو پورا فرما۔

★★★

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین چار سالوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف جرمنی میں بہت زیادہ بڑھا ہے۔تبلیغ یہاں پہلے بھی کی جاتی تھی۔جماعت جرمنی پہلے بھی تبلیغ کے میدان میں کافی اچھی کارکردگی دکھاتی رہی ہے لیکن ہر طبقے تک جماعت احمدیہ کا تعارف جو گزشتہ چند سالوں میں ہوا ہے اتنا وسیع تعارف پہلے نہ تھا۔سیاستدانوں میں بھی، پڑھے لکھے طبقہ میں بھی، عوام الناس میں بھی جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ جانا جاتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ بعض طبقوں اور بعض اخباروں میں ہمارے خلاف مخالفانہ مہم بھی چلائی گئی اور جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے یا کی گئی لیکن اس کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے انہی لوگوں کے ذریعہ سے کر دیا۔ان کے سیاستدان ان کا پڑھا لکھا طبقہ بلکہ ایسے بھی جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں جماعت کے حق میں آواز اُٹھاتے ہیں۔یہ جرمن لوگوں کی شرافت بھی ہے بلکہ بعض جگہوں پر اسلامی قانون وقواعد اور سکولوں کے سلیبس کے لئے جماعت کے مشوروں کو اہمیت بھی دی جاتی ہے اور ان باتوں کا اظہار جہاں ہم مساجد بناتے ہیں وہاں آنے والے مقامی سیاستدانوں اور مقامی لوگوں کے اظہارِ خیال میں بھی ہوتا ہے اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہوا ہے۔یہ جو جماعت کا تعارف بڑھا ہے اس کو بڑھانے میں ہمارے مخالفوں نے مزید کردار ادا کیا ہے۔

ایک تو امن اور محبت کے لیف لیٹس کے ذریعہ آپ لوگوں نے بڑے وسیع پیمانے پر اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچائی ہے لیکن اب اس سے آگے دُنیا کو یہ بھی بتانا ہے اور جرمنی بھی اس میں شامل ہے کہ تمہارا حقیقی نجات دہندہ جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے وہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ سے کئے گئے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا ہے اور اب اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اس سے جڑنے کی کوشش کرو۔پس جس طرح لاکھوں تک امن کے پیغام کے لیف لیٹس پہنچے اب اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے لیف لیٹس بھی پہنچنے چاہئیں۔

اس زمانے میں جہاں شیطانی طاقتیں اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ دنیا کو شیطان کی جھولی میں گرانا چاہتی ہیں وہاں دوسری طرف خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ دُنیا کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرو۔آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی وہ حقیقی جماعت ہے جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کا حقیقی کردار ادا کر رہی ہے یا کر سکتی ہے۔دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے۔سال کا ایک رابطہ کافی نہیں ہے بلکہ سارا سال توجہ کی ضرورت ہے۔اس کے لئے اگر ذاتی تعلقات وسیع کئے جائیں تو پھر ہی سارا سال توجہ رہ سکتی ہے۔اور یہ تعلق ہی پھر نتیجہ خیز بھی ثابت ہوتا ہے۔دُنیا کی اصلاح کا اگر بیڑا ہم نے اٹھایا ہے، اگر دُنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے ہم نے آگاہ کرنا ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔دعوت الی اللہ کے لئے چند لوگوں کے اپنے آپ کو پیش کرنے سے ہم دُنیا میں اسلام کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔

دعوت الی اللہ کے بارہ میں آیات قرآنیہ کی نہایت پُر معارف تفسیر۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنے دلوں میں ایک درد پیدا کرنے اور تبلیغی مساعی کو وسیع تر کرنے کے بارہ میں ہدایات۔

دنیا کی بقا آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے مقرر کیا ہے۔پس اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اس کام کے لئے صرف تھوڑے سے لٹریچر یا چند سیمینار یا چند میٹنگز کام نہیں کریں گی بلکہ ہمارے ہر طبقے کو اپنے اپنے حلقے میں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے آگے آنا ہوگا۔مستقل مزاجی سے اس کام میں جُت جانا ہوگا۔اپنے عملوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے عبادت کے حق ادا کرنے ہوں گے۔پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کر کے یہاں سے جانا چاہئے کہ ہم دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان کریں گے انشاء اللہ۔دنیا کو تباہی کے گڑھے سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔اپنے عملوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔انشاء اللہ۔اور کسی کو اپنے پر اس بات پر انگلی نہیں اٹھانے دیں گے کہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہے۔حقوق اللہ کی ادائیگی کی بھی مثالیں قائم کریں گے اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی مثالیں قائم کریں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام کالسروئے 07 جون 2015 کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین چار سالوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف جرمنی میں بہت زیادہ بڑھا ہے۔تبلیغ یہاں پہلے بھی کی جاتی تھی جماعت جرمنی پہلے بھی تبلیغ کے میدان میں کافی اچھی کارکردگی دکھاتی رہی ہے لیکن ہر طبقے تک جماعت احمدیہ کا تعارف جو گزشتہ چند سالوں میں ہوا ہے اتنا وسیع تعارف پہلے نہ تھا۔سیاستدانوں میں بھی، پڑھے لکھے طبقہ میں بھی، عوام الناس میں بھی جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ جانا جاتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ بعض طبقوں اور بعض اخباروں میں ہمارے خلاف مخالفانہ مہم بھی چلائی گئی اور جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے یا کی گئی لیکن اس کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے انہی لوگوں کے ذریعہ سے کر دیا۔ان کے سیاستدان ان کا پڑھا لکھا طبقہ بلکہ ایسے بھی جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں جماعت

کے حق میں آواز اُٹھاتے ہیں۔یہ جرمن لوگوں کی شرافت بھی ہے بلکہ بعض جگہوں پر اسلامی قانون وقواعد اور سکولوں کے سلیبس کیلئے جماعت کے مشوروں کو اہمیت بھی دی جاتی ہے اور ان باتوں کا اظہار جہاں ہم مساجد بناتے ہیں وہاں آنے والے مقامی سیاستدانوں اور مقامی لوگوں کے اظہارِ خیال میں بھی ہوتا ہے اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہوا ہے۔یہ جو جماعت کا تعارف بڑھا ہے اس کو بڑھانے میں ہمارے مخالفوں نے مزید کردار ادا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ کسی کے یہ کہنے پر کہ ہمارا علاقہ بڑا پُر امن ہے وہاں کوئی مخالفت نہیں۔فرمایا تھا کہ اصل پیغام تو وہیں پھیلتا ہے جہاں مخالفت ہو۔پس یورپ کے ممالک میں مختلف ذریعوں سے جماعت کی مخالفت میں پہلا ملک جرمنی ہے۔ایک طرف سب سے زیادہ مقامی لوگ اس ملک میں ہماری حمایت کرنے والے ہیں تو دوسری طرف مخالفت کرنے والا طبقہ بھی، چاہے وہ تھوڑا ہی ہو، سرگرم عمل ہے۔پس اس لحاظ سے جرمنی کے لوگوں سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اسلام کی حقیقت کو پہچاننے والی ان کی اکثریت ہوگی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس ہم نے یہاں کوئی سیاسی مقاصد حاصل نہیں کرنے یا صرف اپنے مفاد کے لئے ان کو استعمال نہیں کرنا بلکہ ان کا شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں مستقل مزاجی سے بتاتے رہیں۔ بیشک دلوں کو کھولنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے حقیقی مذہب کے ہدایت کے راستوں پر چلانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔لیکن خدا تعالیٰ نے ہم پر کچھ ذمہ داریاں بھی ڈالی ہیں ۔ہمیں بھی ان ہدایت کے راستوں کی طرف دنیا کی رہنمائی کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔پس ایک تو امن اور محبت کے لیف لیٹس کے ذریعہ آپ لوگوں نے بڑے وسیع پیمانے پر اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچائی ہے لیکن اب اس سے آگے دنیا کو یہ بھی بتانا ہے اور جرمنی بھی اس میں شامل ہے کہ تمہارا حقیقی نجات دہندہ جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے وہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ سے کئے گئے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حقیقی تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا ہے اور اب اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اس سے جڑنے کی کوشش کرو۔

پس جس طرح لاکھوں تک امن کے پیغام کے لیف لیٹس پہنچے اب اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے لیف لیٹس بھی پہنچنے چاہئیں۔ہوسکتا ہے اس سے اس طبقے میں بعض ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو اس وقت ہمارے حق میں بولتے ہیں۔لیکن بعد میں خلاف ہونے لگ جائیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہاں کی اکثریت پڑھی لکھی ہے اور ہمارے اس پیغام کو بھی سمجھتی ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ہم نے کسی سے لڑائی نہیں کرنی۔ہم جس بات کو اچھا سمجھتے ہیں اس کو اپنے دوستوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے اور جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک ذمہ داری ہے جو ہم پر ڈالی گئی ہے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں دعوت الی اللہ کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اور پھر طریق بھی بتائے کہ کس طرح دعوت الی اللہ کرنی ہے اور پھر یہ بھی کہ دعوت الی اللہ کرنے والوں کی اپنی حالت کیا ہونی چاہئے۔

اس پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

اور دوسری آیت یہ ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پس پہلی آیت میں فرمایا کہ تبلیغ حکمت سے کرو۔حکمت کیا ہے؟ ہم عام معنی عقل و دانائی کے لیتے ہیں۔سوچ سمجھ کے بات کرو۔اس کے اور بھی معنی ہیں جیسے علم جس میں سائنس کا علم بھی ہے، دوسرے علم بھی ہیں۔پھر انصاف اور برابری یہ بھی حکمت ہے۔دوسروں کی غلطیوں کو دیکھ کر برداشت، حوصلہ اور ہمدردی دکھانا ۔اپنی بات میں پختہ ہونا۔جو بھی بات کریں اس پہ پختہ یقین ہونا چاہئے ۔موقع اور محل کے لحاظ سے سچائی کا اظہار کرنا۔

پس اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کو مختلف لوگوں کے طبائع کے لحاظ سے مختلف طریقوں سے تبلیغ کرنی ہوگی۔ ہر ایک کو ایک ہی طریقے سے پیغام نہیں پہنچایا جا سکتا ۔کوئی پڑھا لکھا ہے کوئی اپنے مذہب کے معاملے میں سخت ہے۔کوئی سائنس کی دلیل چاہتا ہے کوئی جذباتی طریق سے متاثر ہوتا ہے کوئی اخلاق دیکھ کر متاثر ہوتا ہے۔غرض کہ مختلف طریقے ہیں پس جو علم اور سائنس سے متاثر ہونے والا ہے اسے ہمیں دلائل اور علم کی رو سے قائل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔جذبات وہاں کام نہیں آئیں گے۔پس اس کے لئے اپنے علم میں بھی اضافہ کرنا چاہئے۔ جب انصاف اور برابری کو سامنے رکھتے ہوئے تبلیغ کرنی ہے تو پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایسی باتیں نہ ہوں جن میں عدل نہ ہو اور ایسے اعتراض نہ ہوں جو مخالف موقع پا کر ہمیں لوٹائے۔غیر مذہب والے ایسے ہی اعتراض اسلام پر کرتے رہے اور کرتے ہیں جو ان پر بھی الٹ جاتے ہیں۔یہی نہیں بلکہ مسلمان آج جماعت احمدیہ پر ایسے ہی اعتراض کرتے ہیں ۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو دوسرے انبیاء پر بھی پڑتے ہیں ۔تو بہرحال تبلیغ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسی بات نہ ہو جو انصاف سے عاری ہو۔

پھر تبلیغ کے لئے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مذہب کی خوبصورتی تحمل اور برداشت سے پیش کی جائے۔ہم نے مسلمانوں کو بھی تبلیغ کرنی ہے اور غیر مسلموں کو بھی۔اب یورپ کے ملکوں میں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان مختلف ملکوں سے آکر آباد ہوئے ہیں ۔مختلف فرقوں کے یہ لوگ ہیں۔ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف شدت پسند جذبات رکھتے ہیں بلکہ انہیں کافر تک کہتے ہیں ۔ کفر کے فتوے ایک دوسرے کے خلاف دیئے جاتے ہیں ۔اور ان کفر کے فتووں کی وجوہات کیا ہیں اس بات میں اس وقت مَیں نہیں جاتا۔تو بہرحال یہ لوگ صرف ہمیں ،احمدیوں کو ہی کافر نہیں کہتے آپس میں بھی ان کی سر پٹول ہوتی رہتی ہے۔کل ہی یہاں عربوں کے ساتھ جب ملاقات تھی چار پانچ سو تھے،ان میں سے کچھ غیر از جماعت بھی تھے۔ بلکہ بہت اکثریت غیر از جماعت کی تھی۔ میرا خیال ہے نصف تو ضرور ہوں گے،تو ان میں سے ایک نے کہا کہ فلاں فرقہ صحابہ کو کافر کہتا ہے۔آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے اسے یہی کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تو یہی فرمایا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والے پر اس کا کفر اُلٹ جاتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب ، باب مَا يُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ ،حدیث نمبر 6045)

لیکن بار بار ان کا زور تھا کہ نہیں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے انہیں کہا کہ آنحضرت ﷺ کی بات کے بعد اور آپ کے فیصلے کے بعد میں کون ہوتا ہوں اور میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے ۔تو بہرحال تبلیغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکمت سے جواب ہو اور برداشت اور ہمدردی کا مظاہر ہو۔ برداشت بھی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ہمدردی ہو۔اور حقیقی برداشت یہی ہے کہ میں نے کسی بڑی بات کے حصول کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو برداشت کرنا ہے اور سب سے بڑی بات اس وقت خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جو رکھی جا سکے۔ اس کے مقابلے میں ہر بات چھوٹی ہے اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔

ہمیں تو ان لوگوں سے بھی ہمدردی ہے جو نام نہاد علما کے غلط نظریات کی وجہ سے، ان کے بہکاوے میں آکر کبار صحابہ پر الزام لگاتے ہیں یا ان کے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں اور اس ہمدردی کی وجہ سے ہم نے انہیں صحیح راستہ دکھانا ہے۔ انہیں ان ناجائز باتوں سے عقل اور پیار اور محبت سے روکنا ہے۔اور یہ کام صبر اور برداشت والا ہے ۔آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا تھا کہ ایک کلمہ گو کو کافر کہنے والے پر اس کے الفاظ الٹ جاتے ہیں تو یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اُن کی گردنیں اُڑا دو۔ ہرگز نہیں ۔ہم نے تو کافروں اور غیر مذاہب والوں کو بھی تبلیغ کرنی ہے اور انہیں اسلام کی خوبیوں سے آشنا کروانا ہے۔

پس ہمیں نہ اپنے طور پر کسی پر کفر کے فتوے لگانے کی ضرورت ہے اور نہ ہم اس بات میں خوش ہیں کہ فلاں فرقے نے فلاں فرقے کو کافر کہا ہے۔ایسے سوال کرنے والوں یا خیالات رکھنے والوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ اگر کسی پر کفر کا فتویٰ لگا دیا تو اس سے اسلام کی کیا خدمت ہوگی۔اسلام کی خدمت تو یہ ہے کہ چاہے رافضی ہوں یا کوئی اور ہو، انہیں ان کے غلط نظریات سے دلائل سے قائل کر کے حقیقی مسلمان بنایا جائے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے مسلمان بلکہ ہر انسان محفوظ رہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الایمان، بَابُ مَا جَاءَ فِيْ انّ الْمُسْلِمَ ......حدیث نمبر 2627)

پس ہمارا کام ہے کہ اپنی زبان سے بھی اور اپنے ہاتھ سے بھی دوسروں کو نقصان پہنچانے سے ہمیشہ بچتے رہیں۔پھر حکمت میں یہ بات بھی ہے کہ ہر بات موقع اور محل کے حساب سے کی جائے اور ایسی باتیں نہ کی جائیں جو دشمن کو برانگیختہ کر دیں، اُسے غصہ دلا دیں اور بجائے اس کے کہ تبلیغ امن قائم کرنے کا ذریعہ ہو اس سے فساد پھیلے اور یوں مذہب پر اعتراض کرنے والوں کو خود ہم اس اعتراض کا موقع مہیا کر دیں کہ مذہب تو ہے ہی فتنہ و فساد پھیلانے والا۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ تبلیغ حقائق اور سچائی پر مبنی ہو۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سچے دین کی طرف بلا رہے ہیں تو بے شک حقائق سے ہٹ کر بات کر دیں۔ یہ غلط چیز ہے۔ جب ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے جیسا کہ اس نے فرمایا تو پھر اس سچائی کو بیان کریں جس کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ نہ ہو کہ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود جھوٹ کی برائی میں مبتلا ہو جائیں۔بعض لوگ واقعات میں مبالغہ آمیزی کر جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دوست تھے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کرنے اور آپ کے نشانات کے بارے میں بتانے میں بھی مبالغہ کر جاتے تھے۔

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-8468 ,2237-0471

کلام الامام

”یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 201)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی۔صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ایک دن وہ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ تھے تو ایک عرب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نشانات کو بیان کرتے ہوئے لیکھرام کے قتل کا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ حضرت مسیح موعو علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی کہ فلاں دن ، وقت، لیکھر ام قتل ہوجائے گا اور کوئی اسے بچا نہ سکے گا اور پھر اس دن اور خاص اسی معین وقت میں لیکھرام کو خاص حفاظت میں رکھا گیا۔ اس کے گھر کے گرد پولیس نے پہرہ لگا دیا لوگ گھر کے باہر جمع ہوگئے کہ کوئی اندر نہ جاسکے۔ گھر کے اندر بھی اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا لیکن اس سب کے باوجود ایک فرشتہ چھت پھاڑ کر آیا اور اس کے پیٹ میں چاقو گھونپ کے چلا گیا اور اسے قتل کر دیا اور کسی کو نظر نہیں آیا۔ تو وہ عرب اس بات کو سن کے اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کہتا رہا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ تم جھوٹ اور مبالغے سے کام لے رہے ہو اس کو حقیقت بتاؤ کہ پیشگوئی کے لئے گو دن مقرر تھا کہ عید کے دوسرے دن لیکن چھ سال کا عرصہ تھا یہ نہیں تھا کہ اگلے مہینے یا اگلے سال یا فلاں دن اور وہ اسی طرح پوری ہوگئی۔ ورنہ جس طرح معین کر کے تم بتا رہے ہو یہ غلط ہے۔ ورنہ میں اسے بتانے لگا ہوں کہ تم غلط کہہ رہے ہو اور اصل بات یہ ہے۔ اس پر وہ دوست ہاتھ جوڑنے لگے کہ نہیں اب میری بے عزتی نہ کروائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اُسے کہا کہ تُم جھوٹ اور مبالغے سے کام لے رہے ہو۔ اس کو حقیقت بتاؤ کہ پیشگوئی کے لئے گو دِن مقرر تھا کہ عید کے دوسرے دن، لیکن چھ سال کا عرصہ تھا۔ یہ نہیں تھا کہ اگلے مہینے یا اگلے سال یا فلاں دن، اور وہ پوری ہوگئی۔ ورجہ جس طرح معین کر کے تم بتا رہے ہو یہ غلط ہے۔ مَیں پھر اسے بتانے لگا ہوں کہ تُم غلط کہہ رہے ہو۔ اصل بات، اصلیت یہ ہے۔ اس پر وہ دوست ہاتھ جوڑنے لگے کہ نہیں، اب میری بے عزتی نہ کروائیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اگر اس وقت اس کی اصلاح نہ کی جاتی جو پھر شاید اس کے ذریعہ سے ہی کروادی تو پھر آگے عرب نے جب بیان کرنا تھا تو اس نے اس میں مزید مبالغہ کرنا تھا اور کہنا تھا کہ ایسا معجزہ ہوا، صداقت کا ایسا نشان ظاہر ہوا کہ زمین پھٹی اور اس میں سے فرشتے نکل آئے اور دیواریں پھٹیں اور اس میں سے فرشتے آگئے اور اس کو قتل کر کے چلے گئے اور پھر آگے جو کہانی بنی تھی پھر پتا نہیں کیا بنی تھی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 450، 451) اسی طرح مذہب کے بارے میں غلط باتیں پھیلتی ہیں اور بعض نام نہاد بزرگوں کے بارے میں کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔ تو یہ خلاصۃً میں نے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ بہر حال کسی کو قائل کرنے کے لئے بھی واقعاتی سچائی کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔

پھر حکمت کا مطلب نبوت کا بھی ہے۔ یعنی تبلیغ اس ذریعہ سے کرو جو نبوت کا ذریعہ ہے اور مسلمانوں کے لئے، ایک مسلمان کے لئے ہمارے لئے یہ ذریعہ قرآن کریم ہے۔ پس قرآنی دلائل سے دنیا کے دلوں کو فتح کرنے کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ اپنی پسند کے دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ قرآنی دلائل سے کوشش کریں گے تو پھر ان میں وزن بھی ہوگا۔ اگر اپنی بات کو مضبوط کرنے کی نیت سے غیر ضروری ڈھکوسلوں سے اور اپنے دلائل سے کام لیا جائے تو اس کا الٹا اثر ہوتا ہے۔

پس یہی ایک ہتھیار ہے جس کے استعمال سے ہماری فتح ہے کہ ہم قرآن کریم کو ہمیشہ ہاتھ میں رکھیں اور جس کے استعمال سے ہم ہر ایک کا منہ بند کر سکتے ہیں اور جہاد کے لئے بھی یہی ہتھیا رہے جسے اللہ تعالیٰ نے استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس پر لکھا ہے کہ کاش کہ آج کے مسلمان یہ سمجھ سکیں اور آجکل اس زمانے میں جو ہم مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں تو اور زیادہ شدت پسند ہو چکے ہیں۔ اس بات کو سمجھیں اور تلوار سے دنیا فتح کرنے کی بجائے، بندوق کے زور پر شریعت نافذ کرنے کی بجائے دلوں کو اس خوبصورت تعلیم سے جیتنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس بارے میں ان کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور یہ پردے اس وقت اُٹھیں گے جب زمانے کے امام کو مانیں گے۔ پس آج یہ ہمارا کام ہے کہ اس ہتھیار سے دُنیا کو گھائل کرتے چلے جائیں۔ ان کے دل جیتتے چلے جائیں۔

مختلف مواقع پر اور یہاں کل جرمن اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ جو سیشن تھا اس میں بھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے جو جہاد اور امن کے بارے میں اسلامی تعلیم ہے وہ پیش کی تھی۔ اس پر بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی دیئے کہ یہ باتیں سن کر اسلام کے بارے میں ہمارے خیالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر اکثر مہمانوں نے یہ تاثرات دیئے ہیں اور تاثرات دیتے ہیں کہ ہم جماعت کو جانتے ہیں اور اس وجہ سے جن احمدیوں سے ہمارا واسطہ ہے انہوں نے ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائی ہے۔ پس یہ تعلیم بتانا ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے اور یہ تعلیم وہی ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے۔

اور پھر تبلیغ کے لئے حکمت کے لفظ میں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ ایسے طریق سے بات کی جائے جو دوسرا سمجھ سکے۔ ایک کم پڑھے لکھے انسان کے سامنے اگر اپنی علمیت بگھاری جائے تو اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ ایسی بات ہو جو دوسرے کی غلط فہمی کو دُور کرے اور جہالت کو ختم کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق بات کیا کرو۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری از امام بدرالدین عینیؒ جز 3 صفحہ 407 کتاب الحیض باب ترک الحیض الصوم، شرح حدیث نمبر 304، مطبوعہ بیروت 2003) پس یہ بہت اہم بات ہے۔

پھر فرمایا کہ تبلیغ کے لئے موعظۂ حسنہ کو بھی سامنے رکھو۔ یعنی ایسی بات جو دلوں کو نرم کرنے والی ہو اور سننے والے کے دل پر گہرا اثر ڈالنے والی بات ہو۔ قرآن کریم ہمیں صرف خشک باتیں پیش کرنے کے لئے نہیں کہتا بلکہ ایسا طریق ہو جو منطقی ہونے کے ساتھ ساتھ جذبات کو اُبھارنے والا بھی ہو اور واقعاتی بھی ہو۔ لیکن پھر وہی بات کہ جذبات ابھارنے کے لئے مبالغہ نہ ہو بلکہ سچائی سے کام لیا جائے۔ اسلام تو ہے ہی سچائی کا نام۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم سچائی سے ہٹ کر کوئی اور بات کریں۔ اور ایسی دلیل ہو جو بنیادی ہو اور اس کے گرد ہی تمام دلائل گھومتے رہیں۔ یہ بھی بڑا ضروری ہے۔ مسلمانوں کو مسیح موعود کی آمد کی بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کی جائے۔ کسی کو زبردستی اپنے اندر لایا نہیں جاسکتا۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے اور ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ بہتر جانتا ہے کون ہدایت پائے گا۔ اس لئے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے ہم نے وہ کرنا ہے۔ اور اس بات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰمٓ السّجدہ میں بیان فرمایا ہے جو میں نے ترجمہ پہلے پڑھ بھی دیا ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے کاموں میں سے بہترین کام اور تمہاری باتوں میں سے بہترین بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سچائی، حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ذریعہ سے دنیا تک پہنچاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ کو یہی بات سب سے زیادہ پسند ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے تم بھی خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو جو چیز سب سے زیادہ پسند ہے وہ یہی ہے کہ انسان شیطان کے پنجے سے نکل کر صحیح عابد اور خدا پرست بن جائے اور اس کا فائدہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ انسان کو ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے مجھے کیا فرق پڑتا ہے اگر تم عبادت کرتے ہو یا نہیں کرتے۔ گو شیطان کو بھی خدا تعالیٰ نے کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے کہ بندوں کو ورغلانے اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے میں بیشک جو کوشش کرنی ہے کرتے رہو۔ لیکن انبیا کے ذریعہ سے ہماری رہنمائی کے بھی سامان فرما دیئے۔ اور پھر انبیا کے ماننے والوں کو بھی حکم دیا کہ انبیاء کے کام کو تم آگے بڑھاؤ اور دعوت الی اللہ کے کام کو بھی کبھی ختم نہ ہونے دو۔

پس اس زمانے میں جہاں شیطان یا شیطانی طاقتیں اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ دنیا کو شیطان کی جھولی میں گرانا چاہتی ہیں وہاں دوسری طرف خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ دنیا کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرو اور جیسا کہ میں نے جمعہ کے خطبے میں بھی کہا تھا کہ اس بگڑے ہوئے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے بھیجا تھا (ماخوذ از تذکرہ، ایڈیشن چہارم، بحوالہ چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 375) اور اب ہم میں سے ہر ایک نے اس نئی زمین اور نئے آسمان کو بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اور جہاں اپنے دلوں کی زمین ہموار کر کے اللہ تعالیٰ کی یاد کو آباد کرنا ہے وہاں دنیا کو نئی زمین اور نئے آسمان بنانے کے طریقے بھی سکھانے ہیں۔ بہر حال دنیا میں یہ دو گروہ ہیں ایک شیطان کے بہکاوے میں آنے والا اور دوسرے خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے۔ اور آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی وہ حقیقی جماعت ہے جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کا حقیقی کردار ادا کر رہی ہے یا کر سکتی ہے اور ہمیں اس جماعت میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور اس احسان کا شکر ادا کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ کوشش کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کے فریضے کو ادا کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر آگے آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کے باریک در باریک نکات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام تر دلائل کے ساتھ کھول کر بیان فرمایا اور ایک ایسا خزانہ ہمیں عطا فرمایا ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، حدیث نمبر 13)

ہمارا فرض ہے کہ یہ خزانہ جو قرآن کریم کی تعلیم کے علم و معرفت سے بھرا ہوا ہے مسلمانوں تک بھی پہنچائیں اور غیر مسلموں تک بھی پہنچائیں اور شیطان کے چنگل سے نکال کر انہیں خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنائیں۔ انہیں نام نہاد علما کے پنجے سے چھڑائیں جو انہیں اب اس زمانے کے امام سے دور کر رہے ہیں اور اس کے لئے یہ لوگ اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی نسبت یہاں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی یہ رو چلی ہے کہ

کلام الامام

”حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 202)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی و افراد خاندان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی و افراد خاندان

تعارف بڑھتے ہیں اور لوگ احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ وسیع پیمانے پر احمدیت کو جانا جاتا ہے اور ملکوں کے بڑے بڑے شہروں میں احمدیت کو اب لوگ جاننے لگ گئے ہیں۔ اور اس میں مسلمان اور غیر مسلم سب شامل ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں بھی اپنی حالتوں کو عملی نمونہ بنانے کے ساتھ اُن کے دلوں کو پھیرنے کے لئے دعا کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری حالتوں کی بہتری بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم حق نہیں ادا کر سکتے۔ پس اس طرف بھی توجہ کی بہت ضرورت ہے۔

آنحضرت ﷺ کو اپنی امت کے افراد کے ذریعہ کسی کی ہدایت پانے پر کس قدر خوشی ہوتی تھی۔ آپ کے کیا جذبات اور احساسات ہوتے تھے اس بات کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا کی قسم! تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد و السیر باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام...... حدیث نمبر 2942)

پس یہ سرخ اونٹ دنیا کی بہترین چیز کی مثال کے طور پر ہیں۔ اس زمانے میں سرخ اونٹ بہت بڑی قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی اور اسی لئے اس مثال کو سامنے رکھا گیا۔ پس فرمایا کہ تمہارے ذریعہ سے کسی کا ہدایت پا جانا تمہیں اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے کہ دنیاوی انعاموں میں سے بہترین انعام کی بھی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دلی جذبات کا نقشہ کس طرح کھینچا ہے، لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے درد کا اظہار کس طرح فرمایا ہے، فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 291، 292۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس اس درد کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ آپ میں سے یہاں اکثر تو اب جرمن زبان سمجھتے ہیں اور دنیا کے اکثر ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی زبانیں احمدی سمجھتے ہیں۔ جو مختلف قومیں یہاں اس ملک میں بھی آباد ہیں وہ بھی جرمن زبان سمجھ لیتی ہیں۔ پھر لٹریچر بھی میسر ہے۔ پھر کیسٹس بھی مہیا ہیں۔ پھر مختلف زبانوں کے ہمارے پاس علماء بھی ہیں ان سے بھی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ایم ٹی اے کا ذریعہ ہے اس سے بھی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی تبلیغ میں بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ کی رپورٹس مجھے باقاعدہ ملتی ہیں۔ ماشاء اللہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ لیکن افراد جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس کام میں شامل ہونے کی ضرورت ہے اور شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ہمیں تلوار کے جہاد کے لئے نہیں بلایا جا رہا۔ ہم ان لوگوں کو غلط سمجھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ آج بھی تلوار کے جہاد کی ضرورت ہے۔ آج مخالفین مذہب ہمیں دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں اَور حیلوں اور طریقوں سے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہمیں لالچوں سے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مذہب کے خلاف کوئی تلوار نہیں اُٹھا رہا۔ آج اسلام سے دور لے جانے اور اسلام میں بگاڑ پیدا کرنے کے لئے دوسرے مختلف حیلے استعمال کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ سے اپنے مخالفین کے منہ بند کرنے ہوں گے اور اس کے لئے جتنے کارگر ہتھیار ہمارے پاس ہیں کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے کے پاس نہیں ہیں جن سے دنیا داروں کے اور نام نہاد مذہبی لوگوں کے منہ بھی بند کئے جا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعو علیہ السلام کو دلائل اور براہین میں ایک خاص مقام دیا گیا ہے اور جب دلائل ہوں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غصے میں وہ لوگ آتے ہیں یا پریشان ہوتے ہیں جو دلیل کا سامنا نہ کر سکیں۔ ہماری پاکستان میں کیوں مخالفت ہو رہی ہے؟ کیوں مولوی عوام الناس کو ہمارے خلاف بھڑکاتا ہے؟ کیوں غیر از جماعت علما ہمارے علما سے پبلک کے سامنے بات کرنے سے گھبراتے ہیں؟ کیوں ہمیں گالیاں نکالتے ہیں جبکہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ حکمت اور موعظہ حسنہ سے بات کرو۔ اسی لئے کہ ان کے پاس قرآنی تعلیم کے مطابق دلیل نہیں ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ہیں جو دلیل سے قائل ہوتے ہیں وہ مولویوں کی ان سختیوں سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں تبلیغ کے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کم فہم لوگ دین کا علم بھی نہیں رکھتے اس لئے انہیں سمجھانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ ان کو سمجھانے کے لئے بات بہت صاف اور عام فہم کرنی چاہئے۔ امراء تو تکبر کی وجہ سے دین کی باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے اور کبھی ان سے بات کا موقع ملے تو مختصر اور پورا مطلب ادا کرنے والی بات ہو۔ ہاں زیادہ تر اوسط درجے کے لوگ ہیں جو بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کی طبیعت میں تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا مشکل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو زیادہ تبلیغ کرنی چاہئے اور اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 218,219 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر تبلیغ کے لئے ایک نسخہ یہ ہے جو آپ نے فرمایا کہ:

”اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ مَنۡ یَّتَّقِ وَ یَصۡبِرۡ (یوسف: 91) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاکدامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔“

فرمایا: ”دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے والے کلمات بولے جس سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔“

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ 427، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ تمہاری نیکی کی یہ خصوصیات ہونی چاہئیں۔

پھر یہ ہے کہ تھکنا نہیں۔ دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے۔ سال کا ایک رابطہ کافی نہیں ہے بلکہ سارا سال توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اگر ذاتی تعلقات وسیع کئے جائیں تو پھر ہی سارا سال توجہ رہ سکتی ہے۔ اور یہ تعلق ہی پھر نتیجہ خیز بھی ثابت ہوتا ہے۔ جتنی بھی بیعتیں یہاں بھی ہو رہی ہیں اکثریت ان کی ہے جن کے ساتھ ذاتی رابطے اور ذاتی تعلقات قائم ہوئے اور ایک عرصے تک قائم رہے اور اس کے نتیجے میں بیعتیں ہوئیں۔ پس جب درد ہو تو پھر اس طرح بھرپور کوشش ہوتی ہے۔ یہ ذاتی تعلقات قائم کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے احمدی ہیں جو خود بیعت کر کے احمدی ہوئے اور جب احمدیت قبول کی تو پھر اپنے قریبیوں اور دوستوں کو بھی حق کی طرف بلانے کے لئے ان میں ایک درد پیدا ہوا اور پھر انہوں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں اور کوششیں بھی کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو پھل بھی لگا دیئے۔

شام کے ایک دوست اپنی تبلیغ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرا ایک ایسا دوست تھا جس کا دینی علم تو اتنا زیادہ نہ تھا پھر بھی وہ دینی اعتبار سے کسی حد تک متشدد تھا۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے کوئی ایسا طریق تبلیغ سمجھا دے جس سے یہ دوست قریب آجائے اور سنتے ہی متنفر ہو کر دُور نہ بھاگ جائے۔ مجھے یقین تھا کہ اگر اس نے میری بات غور سے سن لی اور کچھ غور و فکر کیا تو ضرور احمدیت کے دلائل کا اس پر اثر ہو جائے گا۔ کہتے ہیں ایک دن یوں ہوا کہ ہم دونوں مسلمانوں کی موجودہ حالت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ کیسے تمام قومیں ان مسلمانوں پر ٹوٹی پڑتی ہیں اور مسلمان کس طرح حقیقی اسلام کی روح سے دُور جا پڑے ہیں۔ انہیں باتوں کے دوران اس نے اچانک مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ ہوتے تو مَیں ضرور کہتا کہ یہ زمانہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ ہے جس میں لوگوں کی اصلاح اور رجوع الی اللہ اور ان کی تعلیم و تزکیہ ایک نبی کے وجود کے سوا ممکن نہیں ہے۔ لیکن خاتم النبیین کے بعد ایسا ہونا محال ہے۔ اس کی یہ بات سن کر مَیں سمجھ گیا کہ اس کے ذہن میں خاتم النبیین کا غلط مفہوم اَٹکا ہوا ہے جس کی تصحیح کے بعد اس کے لئے قبولِ احمدیت کا راستہ آسان ہو جائے گا۔ یوں مجھے اس کے ساتھ بات شروع کرنے کا ایک اچھا موقع میسر آ گیا۔ موضوع مل گیا۔ چنانچہ مَیں نے اسے کہا کہ یہ بات جو آپ نے کہی ہے یہ فطرت صحیحہ کی آواز ہے۔ یقیناً اس زمانے میں نبی کی ضرورت ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم اُمّت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں اور جہالت کی وادیوں میں بھٹکتا چھوڑ دے اور کوئی دعا نہ سنے اور کسی کو اس کی ہدایت یابی کے لئے نہ بھیجے۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ مَیں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنے دوست کو کہا کہ مَیں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ارسال فرما دیا ہے جس کا ہر سلیم الفطرت انتظار کر رہا ہے۔ اس رحیم و کریم خدا نے امام مہدی علیہ السلام کو بھیج دیا ہے تا کہ اس امّت کو پستیوں سے نکال کر خدا تعالیٰ کی رضا کے بلند درجات تک پہنچا دے۔ اس پر میرے دوست نے کہا ہمیں تو یہی مولویوں نے پڑھایا ہے کہ امام مہدی تو نبی نہیں ہے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کے مولویوں میں سے ایک مولوی ہوگا اور روایت میں تو آتا ہے کہ اسے تو معلوم ہی نہیں ہوگا کہ وہ امام مہدی ہیں بلکہ لوگ اسے کہیں گے کہ آپ امام مہدی ہیں اور اس کے نہ چاہتے ہوئے اس کی بیعت کر لیں گے۔ کہتے ہیں اس بات کے جواب میں ہمارے درمیان گفتگو کا ایک لمبا سلسلہ چلتا رہا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے اعلیٰ و ارفع مفہوم کی وضاحت کے ساتھ امام مہدی کی نبوت کے موضوع پر بھی بڑی سیر حاصل بحث ہوئی جس کے آخر پر میرے اس دوست نے اطمینان حاصل ہونے کے بعد بفضلہ تعالیٰ بیعت کر لی۔

تو یہ نتیجہ صبر، مستقل مزاجی، حکمت کے ذریعہ سے ہی نکلتا ہے اور ایسے نتیجے بے شمار نکل رہے ہیں جب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

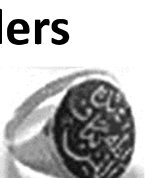

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

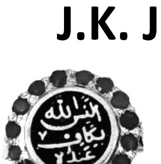

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

لوگ تبلیغ کرتے ہیں ۔ ایسی بیشمار مثالیں جماعت میں ملتی ہیں کہ جب کسی نے ایک درد کے ساتھ دعوت الی اللہ کی کوشش کی تو اسے پھل بھی مل گئے۔

پھر صبر، دعا اور برداشت کی ایک اور مثال بھی پیش کر دیتا ہوں۔

ایک عرب ہے۔ اب ایک افریقہ ہے وہ بھی مغربی افریقہ جہاں عیسائیت بہت زیادہ ہے۔ لائبیریا سے ہمارے مبلغ نے لکھا، کہتے ہیں ہم تبلیغی ٹیم کے ساتھ ایک گاؤں مدینہ گئے۔ پروگرام کے مطابق سب لوگ اکٹھے ہوئے۔ پہلے جماعت کا پیغام دیا پھر بڑے اچھے ماحول میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔لگتا تھا کہ ہر ایک مطمئن تھا کہ اچانک دو نیم تعلیم یافتہ آدمی جو اپنے آپ کو مولوی سمجھتے ہیں انہوں نے اس رنگ میں مجلس میں دخل اندازی شروع کردی کہ سارا ماحول خراب ہوگیا۔ بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا، ماحول کو بگاڑنا، شور مچانا اور ان کا مقصد بھی وقتی طور پر تبلیغ کے اثر کو زائل کرنا تھا۔ تو ہمارے مبلغ نے ایک خادم احمدیت دیدات صاحب کو کہا کہ آپ ان کے سوالوں کے جواب جاری رکھیں اور کہتے ہیں مَیں خود یہ سوچ کر دعا کے لئے علیحدہ ہوگیا کہ ظاہری طور پر جو کوشش ہوسکتی تھی وہ ہم نے کی ہے لیکن شیطان صفت لوگوں نے مجلس کو خراب کر دیا ہے اس لئے اگر اللہ چاہے تو ضرور یہ ہدایت پا جائیں گے کیونکہ ہدایت تو اللہ نے دینی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہی ہوا۔ اگلے دن اس گاؤں سے دو نمائندے اس پیغام کے ساتھ آئے کہ کل کی تبلیغ اور اس کے بعد کے واقعات پر ہم نے رات بہت غور کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حق آپ کے ساتھ ہے اس لئے ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ صرف یہ بتا دیں کہ بیعت کے فارم ہم نے خود پُر کرنے ہیں یا آپ اس مقصد کے لئے ہمارے گاؤں دوبارہ آئیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں سب نے بیعت کرلی۔

تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں جو اسلام کی سچائی کی دلیل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہیں کہ خدا تعالیٰ جہاں صبر اور برداشت کی توفیق دیتا ہے وہاں دعاؤں کو بھی قبول فرماتا ہے اور اپنی اس بات کا بھی نظارہ دکھاتا ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ ہی نے دینی ہے اور شیطان کی تمام تر کوششوں کے باوجود ہدایت دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہوا چلائی ہے اس کا حصہ ہر احمدی کو بننا چاہئے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ دعوت الی اللہ کی طرف بلانے والوں کو جو مختلف طریقے اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں اس میں دعوت الی اللہ کرنے والے کو اپنی حالت کے سدھارنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اس کو اپنی ذاتی حالت کو بدلنا ہے۔ اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ دلائی ہے اور کامل فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ :

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 323 ، ایڈیشن 1985 ، مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینے کی کیا حالت ہوگئی۔ ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے۔ یعنی وہیں جو صحابہ تھے ان میں ایک عجیب افراتفری پیدا ہوگئی تھی اور اس کے کچھ عرصے کے بعد پھر منافقوں نے بھی زور لگانا شروع کر دیا۔ پس اس تبدیلی کو مدّنظر رکھو۔ یہ مدینہ ہی تھا جہاں ایک زمانے میں صحابہ پھرتے تھے اور جب حضرت عثمان کی شہادت کا واقعہ ہوا تو وہاں منافقین کا زور ہوگیا اور صحابہ گھروں میں بند ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ پس اس تبدیلی کو مدّنظر رکھو کہ یہ واقعہ وہاں بھی ہوگیا تھا اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اصل چیز انجام ہے۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اس نمونے کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو تعلیم کا حامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونے سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ ایک شرابی کہے کہ شراب نہ پیو۔ ایک زانی اگر کہے کہ زنا نہ کرو۔ ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے۔ فرمایا جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 264، ایڈیشن 1985، مطبوعہ انگلستان)

پس دنیا کی اصلاح کا اگر بیڑا ہم نے اٹھایا ہے، اگر دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے ہم نے آگاہ کرنا ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ دعوت الی اللہ کے لئے چند لوگوں کے اپنے آپ کو پیش کرنے سے ہم دنیا میں اسلام کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ جماعت کو فرمایا تھا کہ ہر احمدی کو اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے اور دعوت الی اللہ میں اپنا نام لکھوانا چاہئے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 324،325) اور جب ایسی حالت ہوگی تبھی ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے سدھارنے کی طرف بھی توجہ ہوگی، تبھی دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام بھی پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی فعلی شہادت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت فرما رہا ہے اور بہت سے لوگوں کے سینے کھل رہے ہیں لیکن ہمیں اپنے فرائض کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آجکل ہمیں تبلیغ کی بہت سی سہولتیں مہیا فرمادی ہیں جن کا پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں۔ ان سے ہر احمدی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ صرف اپنی ترجیحات بدلنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کو صحیح راستے کی طرف راہنمائی کر کے ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بن سکے۔ دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والا بن سکے۔

پس آج دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی ذمہ داری مسیح محمدی کے غلاموں کی ہے۔ دنیا کی بقا آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کام کے لئے صرف تھوڑے سے لٹریچر یا چند سیمینار یا چند میٹنگز کام نہیں کریں گی بلکہ ہمارے ہر طبقے کو اپنے اپنے حلقے میں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے آگے آنا ہوگا۔ مستقل مزاجی سے اس کام میں جُت جانا ہوگا۔ اپنے عملوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے عبادت کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کر کے یہاں سے جانا چاہئے کہ ہم دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان کریں گے انشاء اللہ۔ دنیا کو تباہی کے گڑھے سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔ اپنے عملوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ (باقی پہ تو آپ انشاء اللہ کہتے رہے ہیں اور عملوں پہ آپ خاموش ہوگئے ہیں) اور کسی کو اپنے پر اس بات پر انگلی نہیں اٹھانے دیں گے کہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کی بھی مثالیں قائم کریں گے اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی مثالیں قائم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلسے کے بعد آپ سب کو خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔ اب دعا کرلیں۔ (دعا)

★★★

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی جون 2015

- نکاح اور شادی خوشی کے مواقع ہیں لیکن اس خوشی کی حقیقت اُن پر ہی ظاہر ہوتی ہے جو اس خوشی کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اُس کو یاد رکھتے ہیں اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے پُر رکھتے ہیں
- لڑکی اور لڑکے میں جب تک اعتماد قائم نہ ہو رشتے قائم نہیں رہ سکتے اور برداشت کا مادہ دونوں میں ہونا چاہئے، برداشت کریں اور معاف کرنے کی کوشش کریں، درگزر کرنے کی کوشش کریں جب یہ ہوگا تو پھر رشتوں میں نہ صرف اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ محبت اور پیار بڑھتا ہے اور وہی رشتے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے بھی ہوتے ہیں

(مورخہ 8 جون بروز سوموار، خطبہ نکاح میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح)

❖ آج اسلام کا اصل چہرہ صرف خلیفہ ہی بیان فرماتے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں نے تو اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ جو اسلام کی تصویر حضور انور بیان فرماتے ہیں دراصل وہی حقیقی اسلام ہے۔ دنیا کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

▶ بلغارین وفد کے ایک ممبر Pmario Bikov صاحب کے تاثرات ◀

❖ مَیں جتنی دیر خلیفۃ المسیح کے ساتھ بیٹھا رہا مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے خلیفۃ المسیح کے وجود سے روشنی کی شعاعیں نکل کر میرے اندر جا رہی ہیں۔ اسی طرح یہ بات میں نے جلسہ میں بھی محسوس کی کہ جب خلیفۃ المسیح خطاب کر رہے تھے تو ایسا لگتا کہ آپ کی آنکھوں سے شعاعیں نکل کر سارے مجمع پر پڑ رہی ہیں اور سارا مجمع خلیفہ کے کنٹرول میں ہے۔ اتنا بڑا مجمع اتنے منظم انداز میں منعقد کرنا اپنی ذات میں ہی ایک حیرت انگیز اور ناقابل بیان چیز ہے۔

▶ ہنگری کے ایک عیسائی دوست Mezei Laszlo صاحب کے تاثرات ◀

❖ مَیں آپ لوگوں کے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے ایمان میں ایک تازگی محسوس کرتا ہوں۔ آپ لوگ بڑی دلیری کے ساتھ دنیا اور بین المذاہب امن کے قیام میں لگے ہوئے ہیں۔ حضور نے جو کل انگریزی زبان میں خطاب فرمایا ہے وہ جہاں انسانیت کو تباہ ہونے سے بچاتا ہے وہاں انسانی اقدار بھی قائم کرتا ہے۔

▶ ہنگری کے ایک عیسائی پادری Gabor Tamas صاحب کے تاثرات ◀

❖ مجھے تو آپ کی جماعت میں کوئی غیر مسلموں والی بات نظر نہیں آئی۔ یہ تو بڑا پیارا اسلام ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں۔ آپ پر جو پاکستان اور دوسری حکومتیں ظلم کرتی ہیں وہ سراسر ناجائز ہے۔ ہر طرف محبت ہے بھائی چارہ ہے اور آنحضرت ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے۔ اصل حقیقی اسلام تو آپ کے پاس ہے۔

▶ ہنگری کے ایک غیر احمدی افغانی دوست محمد اجمل صاحب کے تاثرات ◀

❖ آج مَیں پورے یقین کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ بے شک جماعت احمدیہ کا پیش کردہ اسلام ہی حقیقی اور سچا اسلام ہے۔ جس صداقت کو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ ہر لحاظ سے غالب ہے اور جماعت سچی ہے۔ مجھے جلسہ کے ماحول میں ایک غیر معمولی روحانیت کو محسوس کرنے کا موقع ملا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایک مخلص احمدی بنوں گا اور ان احمدیوں کی طرح بنوں گا جن کو یہاں خدمت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے یہاں دیکھا ہے کہ تمام انتظامات رضا کارانہ تھے۔ احمدی نوجوانوں کا یہ حوصلہ، یہ جوش اور عزم اور کامل اطاعت اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔

▶ ایک البانین دوست ابراہیم تروشلا صاحب کے تاثرات ◀

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

---

8 رجون 2015ء بروز سوموار

مختلف ممالک کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

★ اس کے بعد بیرونی ممالک، مالی، نائیجر، برازیل، تاتارستان، لتھوانیا اور تاجکستان سے آنے والے مبلغین کرام نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین سے ان کے کام اور پروگراموں کے حوالہ سے جائزہ لیکر ہدایات فرمائیں اور مختلف امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

آخر پر تمام مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

★ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لا کر نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

★ نمازوں کی ادئیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات نکاحوں کا اعلان کیا۔

تشہد و تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

★ اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی خوشی کے مواقع ہیں۔ لڑکے کے لئے بھی اور لڑکی کے لئے بھی۔ دونوں گھروں کے لئے بھی اور ان کے عزیزوں کے لئے بھی۔ لیکن اس خوشی کی حقیقت اُن پر ہی ظاہر ہوتی ہے یا اُن کے لئے ہی اس کا فائدہ ہے جو اس خوشی کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اُس کو یاد رکھتے ہیں۔ اس کے حکموں کو یاد رکھتے ہیں اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے پُر رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یہی نصیحت بار بار ان آیات میں کروائی جو تلاوت کی گئیں۔ تقویٰ ہوگا تو ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ ایک دوسرے کے اعتماد کو بھی تقویت پہنچانے کی کوشش کی جائے گی اور اعتماد قائم کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لڑکی اور لڑکے میں جب تک اعتماد قائم نہ ہو

رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔کوئی یہ خیال نہ کرے کہ وہ ہرخامی سے پاک ہے۔خامیاں کمزوریاں ہرایک میں ہوتی ہیں۔اس لئے یہ کہنا کہ میری فلاں خامی اگرظاہر ہوگئی تو ہمارا رشتہ قائم نہیں رہے گا ٹھیک نہیں۔رشتے قائم رکھنے کے لئے سچائی کا حکم ہے۔اس لئے سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رشتے قائم کرتے وقت اور بعد میں بھی اگرکوئی کمزوری اورخامی ہو یاغلطی سرزد ہوگئی ہوتو اعتماد میں لیتے ہوئے سچائی پر قائم رہتے ہوئے اس کوایک دوسرے پر ظاہر کریں۔اور برداشت کا مادہ دونوں میں ہونا چاہئے۔ برداشت کریں اور معاف کرنے کی کوشش کریں۔درگزرکرنے کی کوشش کریں۔جب یہ ہوگا تو پھر رشتوں میں نہ صرف اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ محبت اور پیار بڑھتا ہے اور وہی رشتے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جب بھی میں آتا ہوں لوگ بڑی شدت سے خواہش کررہے ہوتے ہیں کہ نکاح پڑھائیں لیکن بہت سے رشتے ایسے ہیں کہ نکاح تو پڑھوا لیتے ہیں لیکن چند مہینے بھی وہ رشتے قائم نہیں رہتے۔تو اصل چیز یہ نہیں ہے کہ مجھ سے نکاح پڑھوالیا۔اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنے رشتوں کو ہرلحاظ سے قائم رکھنے کی کوشش کریں اور پھرصرف یہی نہیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کا بھی خیال رکھیں اور آخری آیت میں یہی توجہ یہاں دلائی گئی ہے کہ تم جہاں اپنے اعمال کو احسن رنگ میں ادا کرکے آئندہ کے لئے خیر اکٹھی کرو اور اگلے جہان کی فکرکرو وہاں اپنی نسل جوتمہارا مستقبل ہے، جوتمہارا کل ہے اس کا بھی خیال رکھو اور ان کی تربیت احسن رنگ میں کرو۔اور وہ تربیت تبھی ہوسکتی ہے جب انسان خود بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے جائزے لیتا رہے اور میاں بیوی اپنے گھر کے ماحول کوخوبصورت اور حسین بنانے کی کوشش کریں اوراسی طرح ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔اب اس کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔عزیزہ شاہدہ مغفور بنت مکرم مغفور احمد صاحب کا نکاح عزیزم سفیرالرحمن ناصر (مبلغ سلسلہ جرمنی) ابن مکرم عبدالرحمن ناصر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔عزیزہ وجیہہ انور (واقفۂ نو) بنت مکرم رفیق الرحمن انور صاحب کا نکاح عزیزم عاصم بلال عارف (واقف نو) ابن مکرم نصیر احمد عارف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔عزیزہ نورین فاروق (واقفۂ نو) بنت مکرم آصف فاروق صاحب کا نکاح عزیزم نعمان خالد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم خالد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔عزیزہ ثوبانہ نعیم (واقفۂ نو) بنت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کا نکاح عزیزم حسیب احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مبارک احمد گھمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔عزیزہ امۃ الہادی عالیہ نور بخش بنت مکرم ہدایت اللہ بخش صاحب کا نکاح عزیزم طاہر ندیم چوہدری (واقف نو) ابن مکرم نورالدین چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔عزیزہ درعجم لون (واقفۂ نو) بنت مکرم سعید احمد لون صاحب کا نکاح عزیزم محمد زرتشت بخش ابن مکرم ہدایت اللہ بخش صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔عزیزہ صائمہ انعم باجوہ (واقفۂ نو) بنت مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب کا نکاح عزیزم محمد اطہر کاہلوں (واقف نو) ابن مکرم محمد اصغر کاہلوں صاحب کے ساتھ طے پایا۔

★ ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

★ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 76 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا جن میں سے پچاس افراد 30 گھنٹے سے زائد کا سفر طے کرکے آئے تھے۔اس وفد میں 43 افراد عیسائی اور غیر احمدی شامل تھے۔

حضور انور نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا جلسہ کیسا رہا اور آپ کے کیا تاثرات ہیں۔

★ وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ میں پہلے بھی جلسہ میں شامل ہو چکا ہوں اس دفعہ بہت اچھا لگا۔جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ہم نے تقاریر کو بہت غور سے سنا ہے۔حضور انور کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔جماعت احمدیہ دنیا کو بُرے کاموں سے روکنے اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔

★ جامعہ احمدیہ جرمنی میں ایک بلغارین طالب علم عزیزم عبداللہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کے والدین نے سوال کیا کہ کیا عبداللہ اچھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا جو تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ بہت اچھی ہے کس قدر سیکھا ہے اس کا علم تو نہیں لیکن بہرحال جامعہ پاس کرنے کے بعد اس کو ٹریننگ بھی دیں گے۔مجھے امید ہے کہ یہ بلغاریہ کے لئے اچھا مبلغ ہوگا۔خدا تعالیٰ اسے توفیق دے کہ یہ عاجزی کے ساتھ اپنے وقف کا حق ادا کرنے والا ہو۔عبداللہ کے والد ابراہیم صاحب ایک دن فخر کریں گے کہ ان بیٹا مبلغ بنا ہے۔

عبداللہ کی والدہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے بیٹے کے لئے ایسا رشتہ چاہئے جو جماعت کے لئے مفید ہو۔خواہ پاکستانی لڑکی ہو یا کوئی اور ہو۔کوئی اچھا رشتہ مل جائے جو جماعت کے لئے خیر کا موجب ہو۔

★ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں یمن سے تعلق رکھتی ہوں اور بلغاریہ میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کررہی ہوں۔جو تعلیم حضور انور نے بیان فرمائی ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے اس تعلیم نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔یہ دنیا میں امن قائم کرنے والی تعلیم ہے۔

موصوفہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو خدا کی راہ میں شہید ہیں وہ زندہ ہیں اور خدا کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا پاکستان میں ہمارے بہت سے احمدی شہید کئے گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے مذہب کی خاطر جان دی۔سچائی پر قائم رہے۔سچائی کو پہچانا۔اپنے مذہب کی خاطر،اپنے دین کی خاطر جان دی جائے تو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

★ حضور انور نے فرمایا یہ زندگی عارضی ہے اصل زندگی اخروی زندگی ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔جو رزق دیا جائے گا وہ خدا کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔درجات بلند ہوں گے اور اس کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔شہدا کی نسلیں بھی اس سے فائدہ اُٹھاتی ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بہت آگے چلی جاتی ہیں۔

شہداء کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کام ہمیشہ زندہ رہیں گے۔جس دین کی خاطر انہوں نے قربانیاں دیں اس دین میں اور بھی زندگی پیدا ہوگی۔عظیم الشان ترقی ہوگی اور غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوں گی اور ان شہداء کی نسلیں بھی فائدہ اُٹھائیں گی۔

★ حضور انور نے فرمایا جو یمن کے حالات ہیں۔مسلمان ایک دوسرے کو قتل کررہے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنین کاٹ رہے ہیں تو خدا نے ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے وہی جانتا ہے۔

ہاں اگر ایک قوم کے خلاف جنگ ٹھونسی جائے اور اس کو لڑائی پر مجبور کیا جائے تو پھر وہ اپنے دفاع میں اپنی جان بچانے کے لئے ہتھیار اُٹھائے اور اپنا دفاع کرتے ہوئے کوئی مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

اب جو یمن میں لڑائی ہورہی ہے شیعہ سنی ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔سیریا میں شیعہ سنی ایک دوسرے کو مار رہے ہیں،ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اس قسم کے ظلم کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا اسی لئے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آنا تھا کہ تمام مسلمانوں اور فرقوں کو ایک ہاتھ پر جمع کریں۔اب مسلمانوں کی بقا اسی میں ہے کہ آنے والے مسیح ومہدی کو مان لیں۔

★ سوال کیا گیا کہ شہدا کے زندہ ہونے والی آیت سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جارہا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا اگر عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں تو پھر سب شہدا زندہ ہیں۔اس لئے اس آیت سے غلط استنباط نہ کریں۔اور عیسیٰؑ کی وفات پر جو دوسری آیات ہیں ان پر غور کریں۔اللہ تعالیٰ نے پہلے وفات کا ذکر فرمایا ہے پھر اُٹھائے جانے کا ذکر فرمایا۔

اگر عیسیٰؑ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور انہوں نے واپس آنا ہے تو پھر یہی سلوک دوسرے شہدا کے ساتھ ہوگا تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی کیا خصوصیت رہی۔

★ سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا کہ میں پہلے اسی عقیدہ پر قائم تھا کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں۔میں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں تو اب یہ بات میرے دل میں گڑ گئی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔زندہ نبی نبی کریم ﷺ ہیں۔زندہ کتاب قرآن کریم ہے اور زندہ مذہب اسلام ہے اور شریعت اسلام ہے۔اگر فوت شدہ نبی نے ہی آنا ہے اور بنی اسرائیل کے نبی نے آنا ہے تو ہماری غیرت برداشت نہیں کرے گی کہ بنی اسرائیل کا نبی ہماری ہدایت کے لئے آئے۔پس کسی فوت شدہ نے نہیں آنا۔آنحضرت ﷺ کی اُمت میں سے آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح ومہدی نے حضرت عیسیٰؑ کے مثیل کے طور پر آنا تھا وہ آچکا ہے اور آج دنیا کی نجات اور دنیا کا امن اسی وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔

★ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں عیسائی ہوں۔جلسہ کی آرگنائزیشن بہت اچھی تھی۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔

میرا سوال یہ ہے کہ ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے تو اگر آسمان سے کوئی اور آئے گا تو پھر دنیا میں فساد پیدا نہیں ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا عیسائی باپ بیٹا کہتے ہیں۔بعض دفعہ بیٹا بگاڑ پیدا کردیتا ہے۔دو خدا ہوں

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گے تو دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ وہ آسمان سے نہ بھی آئے، آسمان پر ہی بیٹھا رہے اور وہاں سے ہی اپنا حکم چلائے تو تب بھی دنیا میں بگاڑ، فساد پیدا ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے۔ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور اپنا کام ختم کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور پھر آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں آپؐ کی اتباع میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا اور اب جماعت آپؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔

★ ایک مہمان نے سوال کیا دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں جنت اور دوزخ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں، ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کسی مذہب نے قتل کی تعلیم نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اچھے کام کرو گے تو جزا ملے گی اور بُرے کام کرو گے تو اس کی سزا ملے گی۔ قرآن کریم نے جَنَّتَانِ کہا ہے اس دنیا میں اچھے کام کرنے والوں کے لئے جنت ہے اور آخرت میں بھی جنت ہے۔

باقی جو لوگ قتل و غارت کی تعلیم دیتے ہیں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی اس کا ذکر تمثیلی زبان میں کیا ہے۔ اچھے کام کرو گے تو جنت میں جاؤ گے۔ بُرے کام کرو گے، فتنہ پیدا کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت اچھے کاموں کے لئے کوشش کرتی ہے۔ جماعت امن کی تعلیم دے رہی ہے۔ وہ پیغام دے رہی ہے جو خدا کا پیغام ہے۔ جماعت انسانیت کی قدریں قائم کرتی ہے۔ پس جماعت کے پیغام پر چلو۔ نیک اعمال بجالاؤ۔

حضور انور نے فرمایا اگر مذہب بگاڑ پیدا کرتا ہے تو جماعت کو تو مذہب نے نہیں بگاڑا۔ جماعت قتل کی تعلیم تو نہیں دیتی۔ بلکہ مسلسل امن کی تعلیم دے رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح دنیاوی قانون ہوتا ہے کہ جو بُرا کام کرتا ہے اُسے سزا ملتی ہے۔ یہی قانون خدا کا ہے کہ بُرا کام کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔

★ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کا سارا انتظام بہت منظم اور بہت اعلیٰ تھا۔ میں نے حضور انور کی سب تقاریر سنی ہیں۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گی کہ اگر بچے بڑے سب یہ تقاریر سنیں تو ان کی بہترین تربیت ہو سکتی ہے۔ میں اپنے پوتے پوتیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ کوئی بلغاریہ میں ہو تو ان کو سنبھالے اور تربیت کرے تا کہ یہ ضائع نہ ہوں۔

★ اس پر حضور انور نے فرمایا بلغاریہ کا قانون اجازت نہیں دیتا۔ جب بلغارین مبلغین تیار ہو جائیں گے تو وہاں جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو یہ توفیق دے کہ ملک میں مذہبی آزادی دے اور ملّاں کے پیچھے نہ چلے بلکہ حق کو پہچاننے کے لئے کھلا موقع دے اور آزادی دے۔

★ وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کو بہت سراہا اور اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ اگر دنیا حضور کی باتیں سن لے اور ان پر عمل کر لے تو تباہی سے بچ جائے گی۔

★ Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے اسلام قبول کیا۔ احمدی ہونے سے پہلے کسی عیسائی فرقہ کے ساتھ منسلک تھے اور وہاں بڑی اچھی ملازمت کر رہے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد ساری سہولیات چھوڑ کر وہاں سے علیحدہ ہو گئے۔

موصوف نے چند سال قبل جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر حضور انور سے ملاقات کے بعد بیعت کرنے کی توفیق حاصل کی تھی مگر ان کی اہلیہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہو جاؤں گی۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کے لئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مبلغ سے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔

اس پر مبلغ نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہو جاؤں گی۔ اور حضور انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹرز غلط بھی ہو سکتے ہیں تو اس پر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہو چکی ہوں۔ میری اب کوئی شرط نہیں ہے۔

چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لیکر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ یہ خلیفہ ٔوقت کی دعاؤں کی قبولیت کا واضح نشان ہے۔

★ ایک وکیل Pmario Bikov صاحب جو مسلسل گزشتہ 7 سالوں سے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ کہنے لگے کہ:

آج اسلام کا اصل چہرہ صرف خلیفہ ہی بیان فرماتے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں نے تو اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ جو اسلام کی تصویر حضور انور بیان فرماتے ہیں دراصل وہی حقیقی اسلام ہے۔ دنیا کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

★ وفد میں شامل ایک خاتون نے کہا:

خلیفۃ المسیح کی باتیں نہ صرف انفرادی زندگی اور عائلی زندگی سنوارنے کے لئے گارنٹی مہیا کرتی ہیں بلکہ یہ باتیں تو اجتماعی طور پر معاشرے کو سنوارنے کے لئے بھی گارنٹی مہیا کرتی ہیں۔

★ ایک نومبائع صافت عاریفوف صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار اپنی بلغارین زبان میں لکھی ہوئی ایک نظم میں کچھ یوں کیا کہ:

میرے پیارے رب نے تجھے چنا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام! جس نے اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کو دیکھنا ہو وہ آپ کے چہرہ کو دیکھ لے۔ اے میرے پیارے حضور میں نے آپ کی آنکھ میں آنسو کا ایک چھوٹا سا قطرہ دیکھا ہے۔ جس نے میرے دل کی خشک زمین کو سرسبز اور شاداب بنا دیا ہے۔ آپ کے آنسوؤں کے ذریعہ میں نے جرمنی میں جنت کو دیکھا ہے۔ میرے حضور آپ نے ایسا معجزہ کیا ہے کہ مجھ جیسے غریب انسان کو بلغاریہ سے ڈھونڈ لیا ہے۔ میں آپ کی مہربانی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اے میرے پیارے حضور۔

★ بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 7 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

☆ بعد ازاں سات بجکر پانچ منٹ پر ہنگری سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ہنگری سے 21 / افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا۔

☆ ہنگری کے ایک دوست Mezei Laszlo صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف پولیس کے محکمہ میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں اور اب ہنگری کے ایک انقلابی وزیر اعظم کے نام پر ایک فنڈ قائم کیا ہے اور اس کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کا کام کرتے ہیں۔ موصوف مذہباً عیسائی ہیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

چھوٹا بڑا ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا اور پیار سے مل رہا تھا۔ مجھے ان لوگوں کی زبانیں تو سمجھ نہیں آئیں لیکن ان کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے اور مشرق سے لیکر مغرب تک اس قسم کا نظارہ نہیں دیکھا۔ مجھ پر اس جلسہ کا عجیب اثر ہوا ہے۔ یقیناً میں اپنے دوستوں کو جاننے والوں کو بھی جماعت احمدیہ کے اس جلسہ کے متعلق بتاؤں گا۔

خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں جتنی دیر وہاں بیٹھا رہا مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے خلیفۃ المسیح کے وجود سے روشنی کی شعاعیں نکل کر میرے اندر جا رہی ہیں۔ اسی طرح یہ بات میں نے جلسہ میں بھی محسوس کی کہ جب خلیفۃ المسیح خطاب کر رہے تھے تو ایسا لگتا کہ آپ کی آنکھوں سے شعاعیں نکل کر سارے مجمع پر پڑ رہی ہیں اور سارا مجمع خلیفہ کے کنٹرول میں ہے۔

موصوف نے کہا: اتنا بڑا مجمع اتنے منظم انداز میں منعقد کرنا اپنی ذات میں ہی ایک حیرت انگیز اور ناقابل بیان چیز ہے۔

☆ ہنگری سے ایک عیسائی پادری Gabor Tamas صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور اس مرتبہ خود فون کر کے پوچھا کہ کیا میں اس سال بھی جلسہ میں شامل ہو سکتا ہوں۔ چنانچہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جب حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آپ تو پچھلے سال بھی آئے تھے تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور تو لاکھوں لوگوں سے ملتے ہیں پھر کس طرح یاد رکھ لیتے ہیں۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں کے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے ایمان میں ایک تازگی محسوس کرتا ہوں۔ آپ لوگ بڑی دلیری کے ساتھ دنیا اور بین المذاہب امن کے قیام میں لگے ہوئے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو کل انگریزی زبان میں خطاب فرمایا ہے

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی وافراد خاندان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ایّوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

وہ جہاں انسانیت کو تباہ ہونے سے بچاتا ہے وہاں انسانی اقدار بھی قائم کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے ساری دنیا میں انسانی اقدار قائم کرنی ہیں۔ انسانی اقدار قائم ہوں گی تو دنیا میں امن رواداری اور بھائی چارہ قائم ہوگا اور دنیا امن کا گہوارہ بنے گی۔

☆ایک نومبائع خاتون نے ایک ماہ قبل بیعت کی تھی۔ وہ بھی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ سکول میں ٹیچر ہیں۔ اور Organic Chemistry میں PhD بھی کررہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے اور آپ کی نیک خواہشات پوری کرے۔

☆ہنگری کے وفد میں ایک افغانی غیر از جماعت دوست محمد اجمل صاحب بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف کا کچھ عرصہ پہلے ہی جماعت سے تعارف ہوا ہے۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد کہنے لگے کہ مجھے تو آپ کی جماعت میں کوئی غیر مسلموں والی بات نظر نہیں آئی۔ یہ تو بڑا پیارا اسلام ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں۔ آپ پر جو پاکستان اور دوسری حکومتیں ظلم کرتی ہیں وہ سراسر ناجائز ہے۔ ہر طرف محبت ہے بھائی چارہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے۔ اصل حقیقی اسلام تو آپ کے پاس ہے۔

☆ہنگری کے وفد میں گابور پیٹر صاحب بھی شامل تھے جو مذہباً یہودی ہیں اور تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ میں نے یہاں جلسہ میں شامل ہوکر اسلام کی حقیقی تعلیم سنی ہے۔ میری زندگی کے یہ اہم ترین دن تھے جماعت احمدیہ تو ہر ایک سے بات کرتی ہے اور ہر ایک سے مل کر کام کرنا چاہتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم سب میں جو کامن باتیں ہیں ان پر اکٹھے ہوں اور سب ملکر انسانیت کی قدریں قائم کریں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔

ان کے متعلق ہنگری کے مبلغ نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے جب ان سے اسلام اور یہودیت کے حوالہ سے بات ہوتی تو بسا اوقات کج بحثی بھی کرتے۔ لیکن حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ آپ لوگ love for all hatred for none پر صرف ایمان ہی نہیں رکھتے بلکہ میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ تم لوگ اس ماٹو پر عمل بھی کرتے ہو۔ حضور انوری ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد انہوں نے بحث کرنا چھوڑ دی اور جلسہ کی دعوت پر بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر ہنگری میں جماعت کو کسی معاملہ میں تعاون کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتائیں۔

☆ملک موریطانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک پُرانے احمدی جو کہ ہنگری میں مقیم ہیں وہ بھی اس وفد کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ ہنگری میں وہ سٹوڈنٹ کے طور پر آئے تھے اور یہیں مقیم ہوگئے۔ میرے لئے سب سے زیادہ اطمینان کا باعث یہ بات ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بہترین جگہ پر ہیں اور آج ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور کو دیکھ رہے ہیں اور حضور انور سے باتیں کررہے ہیں۔

☆ہنگری سے آنے والے وفد میں ایک دوست اسماعیل صاحب شامل تھے۔ موصوف کا تعلق ویسے تو بورکینا فاسو سے ہے لیکن ہنگری میں مقیم ہیں۔ موصوف کچھ عرصہ پہلے بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے تھے لیکن پھر رابطہ میں نہ رہے۔ اب کسی دوست کے ذریعہ رابطہ کر کے انہیں جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تو وہ اپنی بچیوں اور بچیوں کی نانی کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کسی ہنگری کی خاتون سے شادی کی تھی اور اس سے دو بیٹیاں تھیں۔ بچیوں کو اس طرح کسی اسلامی کانفرنس میں بھجوانا ان کی ماں کے لئے ممکن نہیں تھا اس لئے بچیوں کی نانی بھی ساتھ آئیں اور انہوں نے بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

اسماعیل صاحب نے ملاقات کے دوران کہا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اس پاک جماعت سے وابستہ ہوگیا ہوں اور دنیاوی غلاظتوں اور دیگر فرقوں کے باہمی لڑائی جھگڑوں سے بچا ہوا ہوں۔

ہنگری کے مبلغ نے بتایا کہ بچیوں کی نانی کوماروی بار بالا صاحبہ جو صرف بچیوں کی خاطر آئی تھیں انہیں راستہ میں One Community One leader والی ویڈیو دکھائی گئی۔ اس ویڈیو کا ان پر خاص اثر ہوا اور جلسہ گاہ پہنچنے سے پہلے ہی افسوس کرنے لگ گئیں کہ میں تو اپنا سر ڈھانکنے کے لئے ساتھ کچھ نہیں لائی۔ پھر ساتھ والی عورتوں سے سکارف مانگا اور جلسہ کے دوران اور ملاقات کے وقت اپنا سر ڈھانکے رکھا۔

ملاقات کے وقت فرط جذبات سے بول نہ سکیں اور اتنا پُرامن اور پُرسکون ماحول دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ یہاں آکر میری جس دنیا سے آشنائی ہوئی ہے اب اس سے وابستہ رہنے کو دل کرتا ہے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

Latavia سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

☆اس کے بعد Latavia سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

لیٹویا سے Hon. Valdis Steins صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف تین مرتبہ ملک کے صدارتی انتخابات میں حصہ لے چکے ہیں اور انہیں علمی اور ملکی خدمات کے اعتراف میں اعلیٰ اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ موصوف لیٹویا کی conservative پارٹی کے چیئرمین بھی ہیں۔

موصوف تقریباً ایک سال سے جماعتی رابطہ میں تھے لیکن انہیں جماعت کا حقیقی تعارف تب حاصل ہوا جب انہیں ڈیڑھ ماہ قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل کتاب اور بعض دیگر کتب مطالعہ کے لئے بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ موصوف نے ان کتب کا عرق ریزی سے مطالعہ کیا اور کہا کہ اسلام کا حقیقی پیغام مجھے اب ملا ہے۔ اور میں اسلامی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ جلسہ کے سارے انتظامات بہت آرگنائز تھے۔ لوگ بہت محبت سے ملے اور آپس میں بھائی چارہ ہی دیکھا ہے۔ یہ بات حیران کن ہے کہ اتنا بڑا مجمع ہے اور کوئی پولیس نہیں ہے اور سارے کام آرگنائز ڈ طریق سے ہو رہے ہیں۔ ایسا منظر میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ میں بڑا حیران تھا کہ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم سب انسان ہیں اور ہمیں آپس کے اختلافات بھلا کر انسانیت کی اقدار قائم کرنی چاہئیں۔ مذہب میں جو کامن چیزیں ہیں ان پر سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

موصوف نے عرض کیا کہ آج کل ہمارا ملک قرضوں تلے دبا ہوا ہے۔ معاشی لحاظ سے ہم غلام بن چکے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اکنامک سسٹم کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "The Economic System of Islam" پڑھیں۔ اسی طرح Islam's response to contemporary issues پڑھیں۔

موصوف نے عرض کی کہ یورپی یونین اگرچہ ممالک کی ترقی کے لئے کام کررہی ہے لیکن لیٹویا کی کوئی مدد نہیں کررہا۔ جب سوویت یونین میں تھے تو ہم سارے کام manage کرتے تھے۔ ملک کو develop کرتے تھے۔ جب سے یورپی یونین میں آئے ہیں ہمارے کام manage نہیں ہو رہے اور ملک develop نہیں ہورہا۔

☆موصوف نے عرض کیا کہ لیٹویا میں کئی یونیورسٹیز ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تعلیمی میدان میں UNICEF آپ کی مدد کرتی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ وہ اپنی مرضی کی ریسرچ پر مدد کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم آزاد ملک ہیں لیکن عملاً یورپی یونین کے ہاتھوں میں غلام ہیں۔ میں اپنی طرف سے بہت کوشش کررہا ہوں کہ اس صورت حال سے اپنے ملک کو باہر نکالوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنے ملک کی خدمت کریں اور اپنے ملک کو تعلیمی میدان میں ترقی کے ذریعہ اس صورت حال سے باہر نکالیں، تلوار کے ذریعہ سے نہیں۔

موصوف کی اہلیہ نے کہا کہ وہ بھی ڈپلومیٹک سروس میں رہی ہے اور اس نے حضرت اقدس موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب Jesus in India پڑھی ہے اور وہ اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر 55 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

رشیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

☆اس کے بعد پروگرام کے مطابق رشیا سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور تعارف حاصل کیا۔

ماسکو سے غسان خیاط صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹے عبداللہ خیاط صاحب کے ساتھ جلسہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے۔ اس طرح کاذان (تاتارستان) سے محترمہ گلنارا صاحبہ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئی تھیں۔

عبداللہ خیاط صاحب نے عرض کیا کہ میں اس وقت ہالینڈ کی ایک یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہا

دعاؤں میں لگے رہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:
جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔
(جامع ترمذی کتاب صفة القیامہ حدیث نمبر 2418)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی وافراد خاندان

ہوں اور آرکیٹیکٹ انجینئر بن رہا ہوں ۔ساتھ انگلش اور ڈچ زبان سیکھ رہا ہوں مجھے کل بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆موصوف کے والد غسان خیاط صاحب نے عرض کیا کہ ماسکو میں جماعت کا سنٹر ہے وہ ابھی ایک فلیٹ میں ہے اور ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نہیں آسکتے۔اب ہمیں کھلی اور بڑی جگہ حاصل کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات دیں کہ واپس جا کر مزید جائزہ لیں اور ایسی جگہ دیکھیں جو ہر لحاظ سے مناسب اور موزوں ہو اور زیادہ مہنگی بھی نہ ہو۔شہر سے باہر نکل کر جگہ دیکھیں اور واپس جا کر سارا جائزہ لے کر بتائیں کہ کیا امکانات ہیں اور قانونی طور پر لیگل requirements کیا ہیں۔جو بھی جگہ زیر نظر ہو وہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سڑک کے ذریعہ اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ رابطہ ہو۔لوگ بآسانی آ جا سکتے ہوں۔پانی بجلی اور فون وغیرہ کی سہولیات حاصل ہوں ۔ یہ بھی جائزہ لیں کہ پلاٹ کی تعمیر کرنے میں فائدہ ہے یا بنی بنائی عمارت حاصل کرنے میں فائدہ ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ جب تک یوکرائن کا مسئلہ حل نہیں ہوتا،اُس وقت تک قیمتیں نیچے جائیں گی اور جب یوکرائن کے معاملہ میں امریکہ،رشیا کی صلح ہو گی تو پھر قیمتیں اوپر چلی جائیں گی۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

☆کازان (تاتارستان) سے آنے والی خاتون گلنارا صاحبہ نے عرض کیا کہ میں نے 2007ء میں بیعت کی تھی۔موصوفہ نے سب سے پہلے کازان کے مبلغین کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام پہنچایا اور ان کی فیملیز کے لئے دعا کی درخواست کی۔موصوفہ نے عرض کیا کہ یہاں کا ماحول بہت اچھا تھا اور جلسہ کے سارے انتظامات ہی بہت اچھے تھے ۔ مجھے بہت مزا آیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رشیا کے بارہ میں پیشگوئی ہے کہ جماعت ریت کے ذروں کی طرح پھیلے گی۔اب مجھے لگتا ہے کہ رشیا میں حرکت ہو چکی ہے اور جماعت کے پھیلنے کا آغاز ہو چکا ہے۔آسمان پر احمدیت کا ستارہ حرکت میں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ اب دل کرتا ہے کہ جلسہ پر بار بار آئیں۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ضرور آئیں اور بار بار آئیں اور اب یوکے جلسہ سالانہ پر بھی آئیں۔

رشین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات 8بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے۔

البانیہ سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

☆بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک البانیہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

البانیہ سے امسال جلسہ جرمنی کے لئے 16 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں سات خواتین اور ایک بچہ بھی شامل تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

☆وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ میں ٹیچر ہوں اور پہلی دفعہ جلسہ میں شمولیت کر رہی ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ کس قسم کا پروگرام ہونے والا ہے ۔یہاں اتنی بڑی تعداد اور وہ بھی اتنی منظم اور پُرسکون کہ میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اتنا بڑا مجمع ہو تو لوگ لڑتے رہتے ہیں لیکن میں نے کسی کو لڑتے نہیں دیکھا ۔میں مردوں کی طرف بھی گئی اور خواتین کی طرف بھی گئی لیکن کوئی لڑائی نظر نہ آئی۔ میں اور میری بیٹی بہت متاثر ہوئی ہیں۔

☆البانیہ کے ایک دوست Muharram Xhepa صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔جلسہ کے انتظامات غیر معمولی تھے۔ یا خلیفۃ المسلمین! یہ امر میرے لئے انتہائی اعزاز کا حامل ہے کہ خاکسار اپنے بیٹے اور بہو کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہے۔خاکسار اپنے اہل وعیال کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے اور اپنے پُرخلوص نیک جذبات پیش کرتا ہے۔مجھے علم ہے کہ آپ کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں لیکن خاکسار درخواست کرنا چاہتا ہے کہ حضور وقت نکال کر البانیہ تشریف لائیں۔

موصوف نے کہا کہ یہاں آ کر میرے جذبات بدل گئے ہیں اور میں بہت خوش ہوں۔ میں نے قبل ازیں البانیہ کے جلسہ میں بھی شمولیت کی تھی لیکن یہاں آ کر میں نے دل سے جماعت کو قبول کر لیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا آپ کے جذبہ کو زندہ رکھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ مجھے البانیہ آنے کی دعوت دے رہے ہیں پہلے وہاں سو دو سو آدمی کی جماعت تو بنا لیں۔

☆ایک خاتون Lindita kosturu صاحبہ نے بتایا کہ جلسہ کے انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے اور اُن میں کوئی خامی نہیں تھی۔ میں مردوں کے حصہ میں بھی گئی اور خواتین کے حصہ میں بھی لیکن ہر جگہ تمام انتظامات ہر لحاظ سے بہترین نظر آئے۔

☆ایک دوست Ervin Xhepa صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے ۔ یہ دونوں لاء کے شعبہ سے منسلک ہیں ۔تاہم ان کی اہلیہ نے جلسہ میں شمولیت سے پہلے بیعت نہیں کی تھی لیکن الحمدللہ جلسہ میں شامل ہو کر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران ہی انہوں نے قبول احمدیت کا اعلان کیا۔موصوفہ نے بیان کیا کہ جلسہ سالانہ کے تجربات نہایت غیر معمولی تھے۔جس محبت اخلاص اور بے لوث خدمت کا مظاہرہ انہوں دیکھا ہے اس کا ان کے دل پر غیر معمولی اثر ہوا ہے۔

موصوفہ کے متعلق جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علم ہوا کہ انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک وکیل کو قائل کرنے کے لئے دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لئے آپ کے خاوند کو چاہئے کہ آپ کو قوی دلائل کے ساتھ قائل کریں۔ خاوند کی دلیل زیادہ فوقیت والی ہونی چاہئے۔اس پر موصوفہ نے کہا کہ میرے خاوند نے احمدیت کے سلسلہ میں مجھے بہت تبلیغ کی ہے اور میں کافی عرصہ سے اپنے دل میں احمدیت قبول کر چکی تھی۔ یہاں آ کر بہت اثر ہوا ہے اور آج میں کامل یقین سے اور صدق دل سے اقرار کرتی ہوں کہ میں احمدی ہوں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوتی ہوں۔اور وہ مسلسل رو رہی تھیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے خاوند کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی پریکٹس کے ایک کیس کی آمد کا دس فیصد حصہ اپنی بیوی کو اس کے احمدی ہونے کی خوشی میں تحفہ دیں۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ٹیچر ہوں اور جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں یہاں کی مہمان نوازی اور خلوص نے میرے دل کو جیت لیا ہے ۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایسے جذبات کو محسوس کیا ہے ۔آئندہ سال میں انشاء اللہ مزید دوستوں کو ساتھ لیکر آؤں گا۔

☆ایک دوست ابراہیم تروشلا صاحب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے دوران ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔موصوف نے بتایا کہ اگرچہ میں ایک لمبے عرصہ سے جماعت سے متعارف ہوں اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں لیکن میں نے کبھی بیعت نہیں کی ۔ گو میں نے یہ فیصلہ کرنے میں کافی دیر کی ہے لیکن ابھی بھی میرے پاس وقت ہے ۔اس

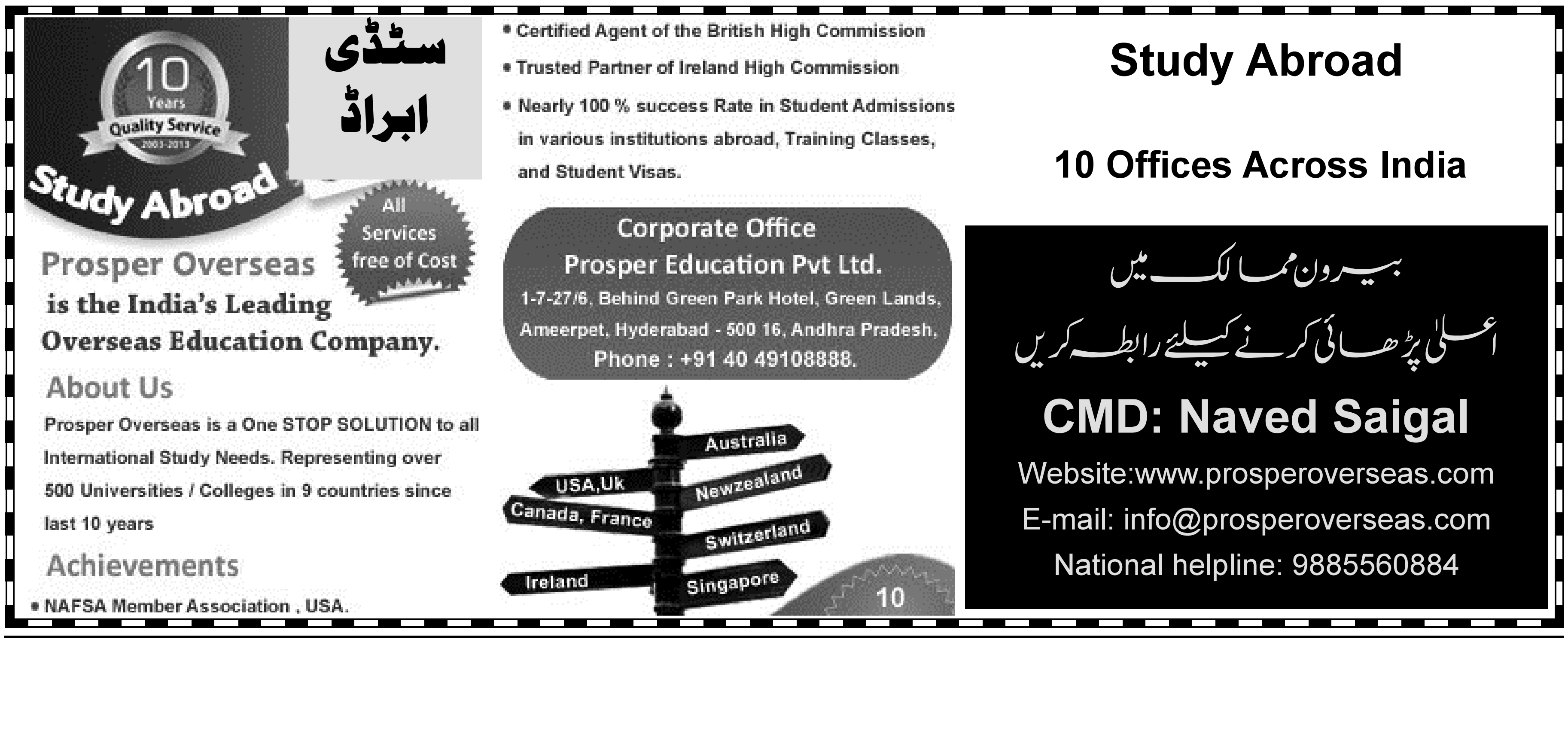

لئے آج میں پورے یقین کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخلص اور باعمل احمدی بنائے اور اُن احمدیوں جیسا بنائے جنہیں میں نے جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران خدمت اور قربانیاں کرتے دیکھا ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ کا پیش کردہ اسلام ہی حقیقی اور سچا اسلام ہے۔ جس صداقت کو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ ہر لحاظ سے غالب ہے اور جماعت سچی ہے۔ مجھے جلسہ کے ماحول میں ایک غیر معمولی روحانیت کو محسوس کرنے کا موقع ملا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایک مخلص احمدی بنوں گا اور ان احمدیوں کی طرح بنوں گا جن کو یہاں خدمت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے یہاں دیکھا ہے کہ تمام انتظامات رضاکارانہ تھے۔ احمدی نوجوانوں کا یہ حوصلہ، یہ جوش اور عزم اور کامل اطاعت اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔

البانین وفد میں شامل ایک دوست Hatem Nako صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے جلسہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے جلسہ میں آنے سے پہلے اندازہ نہیں تھا کہ یہ کس قسم کی تقریب ہوگی مگر یہاں آکر مجھے خوش خلقی مہمان نوازی اور حسن سلوک کے اعلیٰ اخلاق دیکھنے کا موقع ملا۔ میری خواہش ہے کہ آئندہ سال میں اپنے دوسرے دوستوں کو بھی اس روحانی جلسہ میں لیکر آؤں۔

ایک خاتون Mimoza koxhaj صاحبہ نے اپنے تاثرات کا ظہار کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہاں آنے سے قبل مجھے اندازہ نہ تھا کہ یہ جلسہ کس نوعیت کا ہے۔ لیکن یہاں آکر جلسہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ پیار، محبت، آشتی اور مہمان نوازی کے بے مثال نمونے دیکھنے کو ملے۔ جلسہ کے جملہ انتظامات ہر لحاظ سے مثالی اور مکمل تھے۔

ملاقات کے دوران موصوفہ نے کہا کہ چونکہ میں Economist ہوں اس لئے ہر چیز کو بہت باریکی سے دیکھتی ہوں اور اس کا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ آپ کی محبت اور اخلاص سے ہی مجھے حوصلہ ہوا ہے کہ عرض کروں کہ جلسہ کے دوران کھانے کا ضیاع ہوتا ہے۔ جہاں انتظامات میں اس قدر بہتری ہے تو وہاں اس نقصان کو بھی ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ کے انتظامات بہت بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس قسم کی کمیوں کا ہونا عین ممکن ہے لوگوں کی عادات بھی ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ بعض روٹیوں کے کنارے چھوڑ دیتے ہیں تو بعض دیگر کچی روٹی دیکھ کر اس کا کچھ حصہ پھینک دیتے ہیں۔ بہرحال کوشش کی جاتی ہے کہ کھانا ضائع نہ ہو اور بچے ہوئے کھانے کو سنبھالا جائے۔ ہمیں خوراک کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور ان غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے جن کو کھانا نہیں ملتا۔ حضور انور نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا کہ اور فرمایا کہ آپ نے ہمارے کمزوری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسی طرح اصلاح ہوتی ہے نیز فرمایا کہ میں ہمیشہ احباب جماعت کو ان کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں کیونکہ اسی طریق پر اصلاح ہوتی رہتی ہے۔

☆البانیہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات آٹھ بجکر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں مکرم امیر صاحب جماعت کینیڈا مکرم ملک لال خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف معاملات پیش کر کے رہنمائی حاصل کی۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

☆بعدازاں 9 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے 20 نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

★★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

جماعت احمدیہ بنگلور میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

مورخہ 31 مئی 2015 بروز اتوار صبح 11 بجے احمدیہ مسجد بنگلور میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم برکات احمد سلیم صاحب نائب امیر بنگلور نے کی۔ مکرم اشرف خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم فیصل احمد سہگل صاحب نے نظم سنائی۔ مکرم بشارت احمد استاد سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ پہلی تقریر مکرم مدبر احمد صاحب نے بعنوان ''خلافت خامسہ و امن عالم'' کی۔ دوسری تقریر مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے بعنوان ''حضرت ابوبکرؓ و حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی مشابہت'' کی۔ تیسری تقریر خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عظیم الشان کارنامے کے عنوان پر کی۔ دوران جلسہ ایک نظم مکرم اسلم آغا صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم محمد عبید اللہ قریشی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب خلافت راشدہ سے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن کا تعلق خلافت کی اہمیت و برکات سے تھا۔ مکرم کنی احمد ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خلافت احمدیہ کے موضوع پر ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس میں مکرم فاتح شریف صاحب نے ایم ٹی اے کے جملہ پروگراموں پر روشنی ڈالی۔ جلسے کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے بعنوان ''خلافت کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کی۔ محترم صدر جلسہ نے موقع کی مناسبت سے خطاب فرمایا اور خلافت سے پختہ تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسے کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔

جماعت احمدیہ بنگلور کے ماہ رمضان المبارک کے لیل ونہار

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ہر روز بعد نماز عصر مسجد احمدیہ ولسن گارڈن بنگلور میں ایک سپارہ قرآن مجید کی تلاوت وتفسیر صغیر سے اس کا ترجمہ پڑھ کر سُنایا گیا اور مختصر تشریح بھی کی جاتی رہی۔ الحمدللہ۔ ہر روز بعد نماز فجر تفسیر کبیر سے درس دیا گیا۔ اس کے علاوہ ہر روز بعد نماز عشاء باقاعدگی سے نماز تراویح ہوتی رہی۔ شہر کے مختلف محلوں سے احباب جماعت قرآن مجید کے درس اور نمازوں میں شریک ہوتے رہے۔ بعض احباب کو اعتکاف کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو رمضان کی برکتوں سے نوازے اور اس کی نیکیوں کو سارا سال جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (میر عبدالحمید شاہد، مربی بنگلور)

جماعت احمدیہ موسی بنی، سردہ، مہوبھنڈار (ضلع ایسٹ سنگھ بھوم) میں ہفتہ قرآن کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع ایسٹ سنگھ بھوم میں 25 تا 31 رجولائی 2015 ہفتہ قرآن مجید شایان شان طریق سے منانے کی توفیق ملی۔ مغرب تا عشا ہفتہ قرآن مجید کے تحت ہر روز جلسہ منعقد ہوا۔ اس دوران تقریب بسم اللہ اور تقریب آمین کا پروگرام بھی ہوا۔ اختتامی جلسہ مکرم شیخ فاروق صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں قرآن مجید کے متعلق سوال وجواب کی مجلس بھی ہوئی اور ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔

جماعت احمدیہ سردہ میں چھ دن چھ گھروں میں اور ایک دن مشن ہاؤس میں ہفتہ قرآن کریم کا جلسہ رکھا گیا۔ مکرم فیض احمد خان صاحب معلم سلسلہ نے گھروں میں جا کر قرآن کریم پڑھایا اور قرآن مجید کی اہمیت وفضیلت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سُنائے۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

جماعت احمدیہ جمشید پور کے چار حلقوں میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ جمشید پور کے چار حلقوں میں الگ الگ تاریخوں میں ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں جلسہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ 30 جولائی / 2015 کو ٹیلکو میں جلسہ ہوا جس میں دس احباب شریک ہوئے۔ 31 رجولائی کو جواہر نگر میں جلسہ ہوا جس میں سترہ احباب شریک ہوئے۔ یکم اگست کو شاستری نگر میں جلسہ ہوا جس میں 20 احباب شریک ہوئے۔ ہر سہ اجلاسات میں مکرم سعید الحق صاحب نے صدارت کی اور خطاب کیا۔ مورخہ 2 راگست کو مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا جس کی صدارت مکرم سید جاوید انور صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم شیخ فاروق صاحب امیر ضلع ایسٹ سنگھ بھوم اور مکرم حلیم خان صاحب مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم اور صدر جماعت موسی بنی اور دو خدام بھی موسیٰ بنی سے شریک ہوئے۔ خاکسار، مکرم سید آفتاب عالم صاحب، مکرم حلیم صاحب، مکرم شبیر چاند صاحب مبلغ اور مکرم شیخ فاروق احمد صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فاروق احمد معلم جمشید پور)

جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

ماہ رمضان المبارک میں دو مرتبہ یعنی پہلے اور آخری عشرہ میں جماعت احمدیہ ناصر آباد نے ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا۔ جبکہ درمیانی عرصہ میں لجنہ اماء اللہ نے ہفتہ قرآن کریم منایا۔ گویا پورا مہینہ قرآن مجید کی عظمت، فضیلت اور برکت کے موضوع پر تقاریر ہوتی رہیں۔ خدام نے عید کے پیش نظر مسجد کو رنگ وروغن کیا جس کا خرچ ایک مخیر دوست نے اُٹھایا۔ عید کی رات نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اکثر خدام وانصار اس میں شریک ہوئے۔

(ایاز رشید عادل، مربی سلسلہ)

وصــــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7587: میں سلطان احمد ولد مکرم مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وکالت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ بساون گنج ضلع امروہہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ موضع بھینی نزد قادیان میں پانچ مرلہ پر مشتمل ایک مکان جس کے آدھے حصے کی ملکیت خاکسار کے بھائی کی ہے۔ زیور نقرئی: ایک انگوٹھی قیمت 400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فواد احمد العبد: سلطان احمد گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 7591: میں داؤد اختر ولد مکرم محمد مسلم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کارپینٹر عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ بساون گنج بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کارپینٹری ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فواد احمد العبد: داؤد اختر گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 7592: میں تنویر احمد امروہی ولد مکرم رفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ بساون گنج امروہہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فواد احمد العبد: تنویر احمد امروہی گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7593: میں محمد پرویز ولد مکرم عبدالرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال تاریخ بیعت 2013 ساکن احمدیہ مسلم مشن، بی۔ٹی۔ایس پلاٹ، شواجی وارڈ، بلارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انصار علی خان العبد: محمد پرویز گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 7594: میں محسن قریشی ولد مکرم شیخ رشید قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 2013 ساکن احمدیہ مسلم مشن بلارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انصار علی خان العبد: محسن قریشی گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 7595: میں شفق علی ولد مکرم ارشد علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال ساکن WCL کالونی بلارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: انصار علی خان العبد: شفق علی گواہ: محسن قریشی

مسل نمبر 7596: میں ثاقب علی ولد مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن WCL کالونی بلارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انصار علی خان العبد: ثاقب علی گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 7597: میں نور النساء زوجہ مکرم فیروز باشاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن بیلاری کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍مئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں 2 گرام۔ زیور نقرئی: چاندی کی پائل 30 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم مقبول احمد الامۃ: نور النساء گواہ: سید فرقان علی

مسل نمبر 7598: میں فیروز باشا ولد مکرم شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 49 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن اندرانگر، بلّارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو عدد گھر 1200 سکوائر فٹ۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فرقان علی العبد: فیروز باشا گواہ: ایم مقبول احمد

مسل نمبر 7599: میں طاہر احمد شریف ولد مکرم فیروز باشا صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بلّاری کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

ارشاد حضرت امیر المومنین

”عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کرکے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اِدراک حاصل کرنا ہے۔“

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 3؍جولائی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فرقان علی　　العبد: طاہر احمد شریف　　گواہ: ایم مقبول احمد

مسل نمبر 7600: میں ایس۔اے ضمیر احمد ولد مکرم ایس۔بی ابو نعیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن بلاری کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فرقان علی　　العبد: ایس اے ضمیر احمد　　گواہ: نور احمد

مسل نمبر 7601: میں عابد احمد شریف ولد مکرم فیروز باشا صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بلّاری کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 رمئی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فرقان علی　　العبد: طاہر احمد شریف　　گواہ: ایم مقبول احمد

مسل نمبر 7602: میں عبد الحفیظ ولد مکرم شیخ عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن عبد الحمید نگر، اٹارسی ضلع ہوشنگ آباد ایم پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 رجولائی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 600 سکوائر فٹ پر تعمیر شدہ ایک مکان قیمت اندازاً دس لاکھ روپے۔ یہ مکان خاکسار کی اہلیہ کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمد احمد　　العبد: عبد الحفیظ　　گواہ: محمد مبشر یاسین

مسل نمبر 7603: میں آنسہ بیگم زوجہ مکرم عبد الحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن عبد الحمید نگر ڈاکخانہ اٹارسی ضلع ہوشنگ آباد صوبہ ایم پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 رجولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ڈیڑھ تولہ 23 کیرٹ۔ حق مہر وصول شد مبلغ 5000 روپے۔ 600 سکوائر فٹ پر تعمیر شدہ ایک مکان قیمت اندازاً دس لاکھ روپے۔ یہ مکان خاکسار کے شوہر کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الحفیظ　　الامۃ: آنسہ بیگم　　گواہ: حمد احمد

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 16

پہلا لٹریچر جن کے پاس نہیں ہے یہ بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ریویو آف ریلیجنز نے بھی اس سال اپنے یہاں ان کا جو سٹال ہے یا جو جگہ ہے اس کو وسعت دی ہے اور کفن عیسیٰ کے بارے میں وہاں بڑی معلومات ہیں اس دفعہ۔ اس کو بھی دیکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور صداقت ان چیزوں کو دیکھ کر جو مزید ظاہر ہوتی ہے اسے اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔ اسی طرح جلسے کے مین پروگرام کے علاوہ باقی مختلف زبانوں میں پروگرام ہوتے ہیں ان سے بھی استفادہ کرنا چاہئے جو کر سکتے ہیں جو کرنا چاہتے ہیں۔ جلسے کے مین پروگرام کے بعد آپس میں تعارف وغیرہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو ملیں۔ جلسے کے بعد کئی نئے آنے والے احمدی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری زبان مختلف ہونے کے باوجود جب ہم مختلف قوموں کے احمدیوں کو ملتے ہیں تو اشاروں کی زبان سے ہی جو محبت اور پیار کے جذبات پیدا ہو رہے ہوتے ہیں اور بڑھتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہو اور روحانی طور پر سب بھائی ایک ہوں اور خشکی اور اجنبیت اور نفاق اٹھا دینے کے لئے کوشش ہو اور اس کے لئے دعا بھی ہو تو بے غرض تعلق کا اظہار اور ایک دوسرے کے لئے دعا ایک ایسا ماحول پیدا کر دیتے ہیں جس کی مثال صرف ہمارے انہی جلسوں میں نظر آتی ہے۔

پس ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس تعلق اور تعارف کو حاصل کرے اور بڑھائے اور محض للہ یہ تعلق ہو۔ اسی طرح یہ بھی ہر ایک کو کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ تمام روحانی فوائد جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمومی طور پر ذکر فرمایا ہے کہ اور بھی بہت سے روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جن تک ہماری سوچ جا سکتی ہے یا نہیں یا جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھے کہ میرے ماننے والوں کو یہ روحانی فوائد ہوں ان سب سے ہم حصہ لینے والے ہوں۔ یہ بھی دعا کرنی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اخلاص کیساتھ ان سارے پروگرموں کو سنے ورنہ اتنا خرچ کر کے یہاں آنا آپ لوگوں کا اور پھر جماعت کا بھی اتنا زیادہ خرچ کرنا اس بڑے وسیع انتظام کے لئے یہ بے فائدہ ہے۔

پس آنے والے مہمان تمام شاملین جلسہ اپنے جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو سامنے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے نیز انتظامی لحاظ سے بھی چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ انتظامیہ جہاں آپ کی خدمت کے لئے ہے وہاں آپ کے فائدے کے لئے ہے اور اگر تعاون ہو گا تو صحیح انتظام چلیں گے۔ چاہے وہ جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی ہدایات ہیں مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی بچوں والی ماؤں کے لئے بھی یا کھانا کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے اوقات میں جانے اور ایک نظام کے تحت کھانا کھانے کی ہدایات ہیں ان پر عمل کریں لیکن کھانا کھلانے کی انتظامیہ جو ہے ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں کو اپنی بیماری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مجبوری کی وجہ سے بعض دفعہ دیر سے آنے کی وجہ سے اور بعض بچے والی عورتوں کو کسی وجہ سے کھانے کے اوقات کے علاوہ بھی کھانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا مارکی میں جانا پڑتا ہے اس لئے وہاں کچھ نہ کچھ انتظام ہر وقت بھی رہنا چاہئے لیکن کیونکہ بازار تو پھر بند ہوتے ہیں لیکن عام طور پر آپ کو یہ خیال رکھنا چاہئے مہمانوں کو کہ وہ جلسے کے اوقات میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس نے جلسے سے فائدہ اٹھانا ہے یا یہ نہ سمجھیں کہ تھوڑی سی اجازت ہے تو انتظامیہ کو بلا وجہ تنگ بھی کرنا شروع کر دیں۔ عمومی کوشش کریں کہ بچوں والی مائیں اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ساتھ لے کر آئیں کھلانا ہو اور علیحدہ ہو کر پھر ان کو کھلا دیں۔ ان کی مارکیاں بھی علیحدہ ہیں۔

اسی طرح ٹریفک کی انتظامیہ سے بھی بھرپور تعاون کریں۔ اسی طرح سکیورٹی کے عمومی انتظام سے بھی بھرپور تعاون کریں اور خود بھی ہوشیاری سے ہر ایک کو ہر احمدی کو ہمارا یہ بھی بہت بڑا اسکیورٹی کا نظام ہے دائیں بائیں اپنی نظر رکھنی چاہئے۔ دنیا کے حالات بھی ایسے ہیں اور جماعت کی ترقی سے حاسدین کی شرارتوں میں بھی تیزی آئی ہے اور اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ پس اس لئے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر تو حاسدوں کے حسد اور شریروں کے شر سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کریں ان دنوں میں جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے جلسے کے پروگرام بھی ہر ایک کو دیئے جاتے ہیں اس پر باقی ہدایات لکھی ہوئی ہیں ان کو غور سے پڑھیں اور عمل کریں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم اکرام اللہ صاحب ابن مکرم کریم اللہ صاحب آف تونسہ شریف ڈیرہ غازی خان جنکو مخالفین نے مورخہ 19 اگست 2015 کو شہید کر دیا تھا کا ذکر خیر فرماتے ہوئے ان کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرمایا اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دوسرا جنازہ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کا ہے جو آج کل وکیل تصنیف تحریک جدید تھے۔ 14 اگست 2015 کو ان کی وفات ہوئی تھی ان کی پیدائش 1917 کی ہے۔ حضور انور نے ان کی طویل خدماتی زندگی کا ذکر فرمایا اور ان کی مغفرت، بلندی درجات کے لئے دعا کی اور فرمایا ان جیسے مخلص، فدائی اور خلافت کے شیدائی اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔

★★★

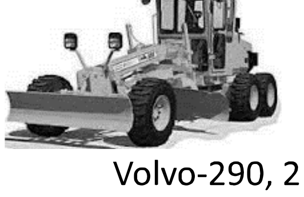

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”دعا اسلام کا خاص فخر ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 203)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

EDITOR
MANSOORAHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 27 August 2015 Issue No. 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کر کے، آپ کے خوبصورت پیغام اور تعلیم کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر، آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کو حقیقی رنگ میں قائم فرما کر، اس کی عظمت اور برتری دنیا پر ثابت کر دے اور ہمیں اس کے پھیلانے میں مددگار بننے کی توفیق عطا فرما

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 21- اگست 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے بعد باقاعدہ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوگا۔ لیکن جمعے کی بھی ایک اہمیت ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے۔ اس لئے اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور آج جلسے کی وجہ سے اس حق کی ادائیگی کے لئے اس دوران جو دعائیں کریں اس میں جلسے کے بابرکت ہونے کی دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جمعہ کی اہمیت کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس طرح تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مؤمن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ بہت چھوٹی سی گھڑی ہے۔ پس یہ اہمیت ہے جمعہ کی اور اگر ہم آج کے دن آج کی عبادت اور خطبہ سننے کے دوران کیونکہ خطبہ بھی جمعہ کا ،عبادت کا ایک حصہ ہے، اس میں سب دعاؤں سے زیادہ اہم جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ درود پڑھیں۔ غور کر کے درود پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد کہہ رہے ہوں تو اس فہم اور ادراک اور سوچ کے ساتھ کہہ رہے ہوں کہ اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کر کے آپ کے خوبصورت پیغام اور تعلیم کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر آپ کی لائی ہوئی شریعت کو حقیقی رنگ میں قائم فرما کر اس کی عظمت اور برتری دنیا پر ثابت کر دے اور ہمیں اس کے پھیلانے میں مددگار بننے کی توفیق عطا فرما کر آپ کی امت کے لئے مقدر انعاموں میں سے حصہ دار بنا دے اور جب ہم اللھم بارک علیٰ محمد کہہ رہے ہوں تو اس سوچ کے ساتھ کہ اے اللہ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بھی عزت و عظمت اور عظیم الشان بزرگی مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو قائم فرما کر دشمن کو خائب و خاسر کر کے اسے ہمیں بھی دیکھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرما۔ ہم یہ نظارے کامیابی کے دیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قائم کیا جانے والا ہر مکر اور کوشش دشمن پر پڑے۔ اور جب ہم آج جمع ہو کر یہ دعا مجموعی طور پر کر رہے ہوں گے تو یہ ایسی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً پیار اور قبولیت کی نظر پاتی ہے اور دیکھی جاتی ہے اور ہم اس کی قبولیت سے فیض بھی پاتے ہیں اور پھر اس کے جاری فیض سے ہم حصہ دار بھی بنتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کو، جب آپ کے ماننے والوں کی یہ دعائیں پیش کی جاتی ہیں، آپ پر درود پیش کیا جاتا ہے تو پھر آپ کی دعاؤں کے فیض بھی ہمیں ملتے ہیں اور یوں برکات کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ دل پر محبت تو اس وقت غالب آ سکتی ہے جب ہم آپ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آپ کی محبت کی وجہ سے۔ آپ پر درود اور آپ کی اتباع، پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کرنے والا بنائے گی۔

پس جمعہ کے دوران بھی جمعہ کے بعد بھی خاص طور پر اور باقی دو دنوں میں بھی ایک توجہ کے ساتھ درود اور ذکر الٰہی میں ہر ایک کو وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمارے مخالفین کے تمام منصوبوں کو ان پر اُلٹائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے میں ہمیں حقوق العباد کے بھی عظیم الشان نمونے نظر آتے ہیں۔ اس کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اسے اپنے اوپر لاگو کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ آپس میں محبت پیار اور رحم کے جذبات رکھتے ہوئے زندگی گزارنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ جو نظر آتا ہے اور جس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے بھی کھینچا ہے کہ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ کہ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ پس جو محبت آپ کو مؤمنین کے لئے تھی، آپ کو برداشت نہیں تھا کہ ان کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے۔ مؤمنوں کو پہنچنے والی ذرا سی تکلیف بھی آپ کو بے چین کر دیتی تھی۔ پس یہ اسوہ ہے جو ہمارے سامنے رکھا گیا کہ ایک دوسرے کی تکلیف تمہیں بے چین کرنے والی ہونی چاہئے اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب حقیقی رنگ میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور محبت کے جذبات ہوں۔

جلسے کے منعقد کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے اور تعلقات اخوت تبھی مضبوط ہوتے ہیں جب بے نفس ہو کر ایک دوسرے کی خاطر انسان قربانی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ شروع کے جلسوں میں ابتدائی جلسوں میں جب ابھی تربیت کے وہ معیار حاصل نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں اور قربانی کا وہ جذبہ نہیں تھا بیشک عقیدے کے لحاظ سے مضبوطی پیدا ہو گئی تھی لیکن ماحول کے زیر اثر حقوق العباد اور محبت اور بھائی چارے کے وہ معیار عملی طور پر پیدا نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ تو آپ نے جب یہ شکایات سنیں کہ ایک دوسرے کا جلسے میں خیال نہیں رکھا گیا اور اپنے آرام کو ہر شخص نے یا بعض لوگوں نے اپنے آرام کو دوسرے کے آرام پر ترجیح دی ہے۔ آپ اس بات پر بڑے سخت ناراض ہوئے اور اس ناراضگی کی وجہ سے ایک سال پھر جلسہ بھی منعقد نہیں ہوا۔ آپ نے بڑی سختی سے فرمایا کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہرائیں۔

پس یہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلی جذبات اپنی جماعت کے افراد میں بھائی چارہ اور محبت اور پیار دیکھنے کے لئے۔ آپ اس بات پر بے چین ہو جاتے ہیں کہ کیوں میرے ماننے والے ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس نہیں کرتے۔ پس جلسے پر آنے والوں کو جہاں جلسے کا مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔ آپ نے ایک جگہ اس کیفیت کا جو جلسے کا مقصد ہے اور جو جلسے میں شامل ہونے والوں میں پیدا ہو گی یا ہونی چاہئے اس طرح نقشہ کھینچا ہے اور بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ میں حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے یہاں ان دنوں میں جلسے کے مقاصد کو پورا کرنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ دنیاوی میلوں کی طرح میلہ نہیں سمجھنا۔ جیسا کہ اس اقتباس سے ظاہر ہے ہماری توجہ ان دنوں میں ربّانی باتوں کے سننے کی طرف رہنی چاہئے۔ آپس کی مجلسوں اور خوش گپیوں میں وقت نہیں گزارنا چاہئے۔ نہ ہی اپنے وقت کا زیادہ حصہ بازاروں میں گزار کر وقت ضائع کریں۔ اپنا وقت جو جلسے کے پروگراموں کے علاوہ جو باقی وقت بچے اپنا وقت دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا دوسرے جو پروگرام ہیں ان کو دیکھیں مثلاً پھر بعض یہاں ایسی چیزیں ہیں بجائے ادھر ادھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے بعض جماعتی طور پر بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے انسان کے، مثلاً مخزن تصاویر ہے یہاں انہوں نے نمائش لگائی ہوئی ہے۔ ایک جماعت کی تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا فرما رہا ہے اور آپ سے کئے گے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور جماعت کا تعارف اور تبلیغ کس طرح دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہے ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

پھر اشاعت کی طرف سے ایک سٹال ہوتا ہے ان کا بھی ایک مارکی ہے وہاں جا کر جو اس سال چھپنے والی کتب اور لٹریچر ہے اس کو دیکھیں جو خرید سکتے ہیں خریدیں۔ پھر

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad